اسلام کیا چاہتا ہے؟

سلسلہ اسباق نمبر ۳

www.KitaboSunnat.com

اسلامی آداب

دس اسباق پر مشتمل ایک تعارفی خط و کتابت کورس

(نصاب مع پرچہ جات)

تعلیم القرآن
خط و کتابت سکول

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۷۱، محمد نگر، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اسلام کیا چاہتا ہے؟

سلسلہ اسباق (۳)

اسلامی آداب

دس اسباق پر مشتمل ایک تعارفی خط و کتابت کورس

(نصاب مع پرچہ جات)

www.KitaboSunnat.com

تعلیم القرآن خط و کتابت سکول

پوسٹ بکس ۱۲۱۷ - لاہور (۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کیا چاہتا ہے؟

تیسرا سلسلۂ اسباق

مرتبہ: پرنسپل تعلیم القرآن خط و کتابت سکول، لاہور

نظرثانی: دس علمائے کرام اور ماہرین تعلیم

صفحات: ۱۵۶

طبع اوّل: ربیع الاول ۱۳۹۹ھ مطابق فروری ۱۹۷۹ء

تعداد بار اوّل: پانچ ہزار

ناشر: تعلیم القرآن خط و کتابت سکول
پوسٹ بکس نمبر ۱۲۱۲
لاہور

مطبع: دنیا آرٹ پریس۔ لاہور

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۰۰-۴ بلاک - بی - ۱۴۲۱
نمبر 07816

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرس اسباق

- پیش لفظ
- ضروری ہدایات برائے سلسلہ اسباق نمبر (۳)

اسلام کیا چاہتا ہے؟

۱۔ سلام کے آداب	۱۳
۲۔ صفائی اور طہارت کے آداب	۲۵
۳۔ صحت اور حفظانِ صحت کے آداب	۳۴
۴۔ کھانے کے آداب	۴۷
۵۔ پینے کے آداب	۶۱
۶۔ عیادت و تیمارداری کے آداب	۷۰
۷۔ لباس کے آداب	۸۱
۸۔ نشست و برخاست کے آداب	۹۲
۹۔ ملاقات اور گفتگو کے آداب	۱۰۹
۱۰۔ مجلس کے آداب	۱۱۲
اسلامی آداب کی دعائیں	۱۲۱
پرچہ جات	۱۲۹
	۱۵۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی آداب کی دُعائیں

پاکیزگی کے لیے

صحت و عافیت کی دعائیں ۱۲۱

بیت الخلاء جانے آنے کی دعائیں ۱۲۲

کھانے کے دوران ۱۲۲

کھانے کے بعد ۱۲۲

میزبان کے لیے ۱۲۳

پانی پینے کے بعد ۱۲۲

مریض کے لیے ۱۲۳

عیادت کی دعائیں ۱۲۴

نئے کپڑے پہنتے ہوئے ۱۲۴

سونے سے پہلے ۱۲۰

نیند سے بیدار ہو کر ۱۲۴

روزمرّہ استعمال ہونے والے جملے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

باسمہ تعالیٰ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

اسلام کیا ہے؟ اس سوال کا جواب ہم پہلے سلسلہ اسباق میں اختصار کے ساتھ اور دوسرے کورس میں قدرے تفصیل کے ساتھ پیش کر چکے ہیں، یقین ہے کہ اب اس موضوع کی تمام باتیں آپ کے ذہن میں ہوں گی تاہم اگر مزید کوئی سوال پیدا ہو تو ضرور لکھیے ان شاء اللہ ہم جواب دیں گے۔

اسلام جیسا کہ آپ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کی کامل فرماں برداری اور اطاعت کا نام ہے۔ ایک اللہ کو ماننا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا اس کے بنیادی اجزاء ہیں۔ گویا اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے، اس کی تعلیم ایک مکمل طریقۂ حیات ہے اور قرآن حکیم ایک جامع اور مکمل کتابِ ہدایت ہے۔ اسلامی زندگی محض چند عقائد یا کچھ رسمی عبادات کی ادائیگی کا نام نہیں، بلکہ پوری زندگی کو اور اپنے تمام فکر و عمل کو اللہ کی کتاب اور سنتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ڈھانچہ میں ڈھالنا اسلامی زندگی ہے۔

ہمارے اس سلسلہ اسباق کا موضوع ہے۔ "اسلامی آداب"۔ اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اسلامی تعلیم پوری زندگی پر حاوی ہے۔ حیاتِ انسانی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے بارہ میں قرآن و حدیث میں احکام موجود نہ ہوں۔ اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، ملنا جلنا، مرنا جینا، زندگی کے عام معمولات ہیں۔ اسلام نے ان میں سے کس گوشہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی تعلیمات کی روشنی سے تاریک نہیں چھوڑا۔ اور کسی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا ــــــ ہم نے کوشش کی ہے کہ اس کورس میں اختصار کے ساتھ زندگی کے عام معمولات پر زیادہ سے زیادہ مواد جمع کریں۔

زندگی مختصر ہونے کے باوجود بہت وسیع ہے اور اس کے مسائل اس سے زیادہ ہیں۔ آپ تشنگی ضرور محسوس کریں گے۔ یہ آپ کے جذبۂ عمل اور علمی ذوق کی دلیل ہوگی۔ بخوشی اس موضوع پر اپنے سوالات لکھیے۔ انشاء اللہ ہم جواب دینے میں مسرت محسوس کریں گے۔

یہ اسباق اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید کے علاوہ اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر مشتمل ہیں۔ البتہ تعارفی عبارت اور افتتاحی کلمات ہمارے ہیں۔

احادیث بالعموم مندرجہ ذیل کتب سے لی گئی ہیں۔ اللہ کریم توفیق دے تو وقت نکال کر اصل کتابوں کا مطالعہ ضرور کیجیے۔

بخاری (الصحیح البخاری) از امام بخاری رح۔ م ۲۵۶ھ

مسلم (الجامع الصحیح) از امام مسلم رح م ۲۶۱ھ

ابوداؤد (سنن ابوداؤد) از امام ابوداؤد رح م ۲۷۵ھ

ترمذی (سنن ترمذی وشمائل ترمذی) از امام محمد ترمذی رح۔ م ۲۷۹ھ

موطا (موطا مالک) از امام مالک رح۔ م ۱۷۹ھ

مشکوٰۃ (مشکوٰۃ المصابیح) از ابو محمد حسین بغوی رح م ۵۱۶ھ

ریاض الصالحین از امام یحیٰی بن شرف نووی رح م ۶۷۱ھ

ادب المفرد از امام بخاری رح م ۲۵۶ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستدرک امام ابو عبداللہ الحاکم رح م ۴۰۵ھ

بیہقی امام بیہقی رح م ۴۵۸ھ

زاد المعاد علامہ ابن قیم رح

المعجم ابو القاسم طبرانی م ۳۶۰ھ

فردوس امام دیلمی رح

"اسلامی آداب" کا یہ تیسرا کورس محض ابتدائی اور تعارفی نوعیت کا ہے۔ وسیع و عریض انسانی زندگی کے بے شمار مسائل میں سے ہم نے صرف منتخب عنوانات کو اپنا موضوع بنایا ہے ما شاء اللہ ... سے تو اس طرز کے متعدد سلسلہ ہائے اسباق کی ضرورت ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

یوم میلاد النبی ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

فروری ۱۹۷۹ء

(حافظ نذر احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہدایات برائے سلسلہ اسباق (۳)

عزیز طلبہ وطالبات

تیسرا سلسلہ اسباق "اسلامی آداب" کے زیرِ عنوان حاضر ہے۔ آپ کو کافی انتظار کرنا پڑا۔ اس کے لیے ہم آپ سے معذرت خواہ ہیں۔

- یہ کورس آپ تین ماہ کی مدت میں آسانی سے مکمل کر سکتے ہیں۔ ہر ہفتے ایک سبق کی صورت میں دس ہفتوں میں دس سبق اطمینان سے تیار کیجیے تمام اسباق کا اعادہ اور آخری پرچہ ایک ہفتہ میں حل کر لیں۔
- تین ماہ کا یہ کورس آپ اس سے کم و بیش مدت میں بھی مکمل کر کے سند حاصل کر سکتے ہیں۔
- ہر سبق کے آخر میں اس کے مضامین کا خلاصہ آسان زبان میں دیا گیا ہے اسے بار بار پڑھ لیں تاکہ سبق کے عنوان اور مضمون ازبر ہو جائیں۔ پرچے یکجا روانہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ بخوشی تمام پرچے حل کر کے ایک ساتھ واپس کر دیں۔ —— آخری پرچہ بھی حل کرنا ضروری ہے اس کے بغیر سند جاری نہ ہوگی۔
- حل شدہ پرچوں کے ساتھ اسباق کی کتاب واپس کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان دس اسباق کی دعائیں ہم نے آخر میں بطور ضمیمہ بھی آپ کی سہولت کے لیے نقل کر دی ہیں۔ انشاء اللہ اب آپ کو یاد رکھنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔ باقاعدگی سے یہ مسنون دعائیں ضرور پڑھا کیجیے۔ علم کا اصل فائدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عمل سے ہوتا ہے۔

- پرچوں میں جوابات کے لیے کافی جگہ دی گئی ہے تاہم اگر مزید تفصیل سے جواب لکھنا مقصود ہو تو سفید کاغذ پر حل کر کے بھیج دیں۔ پرچے ہمیشہ قلم سے اور خوشخط حل کریں۔
- ہمیشہ پورا نام و پتہ خوشخط لکھیے۔ خط و کتابت میں رول نمبر تحریر کرنا ضروری ہے یہ بات کبھی نہ بھولیے۔
- پرنسپل اسناد صرف ان طلبہ و طالبات کو بھیجا جائے گا، جو دوسرا کورس مکمل کر کے سند حاصل کر چکے ہیں۔ لہٰذا آپ کے جو دوست اس کے خواہش مند ہوں انہیں پہلے دونوں کورس مکمل کرا دیں۔
- حسب سابق اس کورس اور اس کی سند کے لیے بھی نہ کوئی فیس مقرر ہے نہ چندہ ضروری ہے۔
- اگر آپ یا کوئی صاحب خیر نقدی یا ڈاک ٹکٹوں کی صورت میں کچھ بھیجیں گے تو وہ اشاعت اسلام فنڈ میں بخوشی جمع کر لیا جائے گا۔ اور اس تعاون کے لیے ہم شکر گزار ہوں گے۔
- الحمد للہ چار سال میں طلبہ و طالبات کی تعداد نو ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ یہ سلسلہ اسباق آپ کے لیے دنیا و آخرت کی رحمتوں کا موجب ہو اور اس سے آپ کے علم و عمل میں اضافہ ہو۔

آپ کا مخلص
حافظ نذر [illegible]
پرنسپل

[illegible] ۱۳۹۹ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسباق ومضامین

(١) سلام کے آداب

اسلام کا سلام۔ حکم سلام۔ فرشتوں کا سلام۔ گھروں میں سلام کرنے کا طریقہ۔ کون کس کو سلام کرے۔ سلام پہنچائیے۔ غیر مسلم اور سلام۔ سلام نہ کرنے کے مواقع۔ سلام کا جواب۔ خلاصہ۔

(٢) صفائی اور طہارت کے آداب۔

طہارت کی اہمیت۔ انبیاء کو حکم طہارت۔ پاکیزگی کا ذکر کلام اللہ میں۔ پاک ہو کر عبادت کے لیے پاکیزگی شرط ہے۔ ... اور پاکیزگی کے دلنشیں اصول۔ منہ کی صفائی۔ مسواک اور اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ طہارت رفع حاجت کے احکام۔ خلاصہ۔

(٣) صحت اور حفظان صحت کے آداب۔

تم پر تمہارے جسم کا حق ہے۔ صحت اللہ کی نعمت ہے۔ صحت کے لیے دعا۔ صحت کے چند معاون۔ پیشاب اور قضائے حاجت۔ سفر میں حفاظت۔ دھوپ اور چھاؤں۔ اچھی صحت کے چند اصول۔ خلاصہ۔

(٤) کھانے کے آداب۔

جائز غذائیں۔ ناجائز غذائیں۔ ناپسندیدہ غذائیں۔ کھانا کھانے سے قبل۔ کھانے کے لیے بیٹھنے کا انداز۔ کھانا کھانے کا انداز۔ گرا ہوا لقمہ۔ کھانا اکٹھے کھانا۔ برتن اٹھانے کے آداب۔ زیادہ نہ کھاؤ۔ کھانے میں عیب نہ نکالو۔ مہمان نوازی۔ کھانے میں تکلف نہ کرو۔ کھانے کے بعد کیا کریں۔ کھانے کے بعد دعا۔ خلاصہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) پینے کے آداب۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ مشروب۔ پینے کا انداز۔ پانی بیٹھ کر پینا۔ پانی میں پھونک نہ مارو۔ دائیں ہاتھ سے پیو۔ تقسیم دائیں سمت سے۔ سونے چاندی کے برتن۔ پانی کے تین سانس۔ خبردار! پانی ضائع نہ کرنا۔ مشروب پینے کے بعد۔ خلاصہ۔

(۶) عبادت (تیمارداری) کے آداب۔

عیادت کا حکم۔ بندہ کی عیادت اللہ کی عیادت۔ غیروں کی عیادت۔ عیادت کا اجر۔ عیادت کا طریقہ۔ عیادت کے اوقات۔ مریض سے درخواست دعا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رقت انگیز عیادت۔ عیادت کی مسنون دعائیں۔ تلقین وقت آخر۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت رحلت۔ خلاصہ۔

(۷) لباس کے آداب

لباس ستر پوش ہو۔ لباس جسم کے لیے زینت ہو۔ لباس سادہ اور ضرورت کے مطابق ہو۔ جب نیا لباس پہنیں۔ لباس پہنتے وقت۔ مردوں کا لباس۔ عورتوں کا لباس۔ دوسروں کی بھی فکر کرو۔ خلاصہ۔

(۸) نشست و برخاست کے آداب۔

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست کا انداز۔ کھانے کے لیے بیٹھنے کا انداز۔ مجلس میں بیٹھنے کا انداز۔ لیٹنے کا صحیح انداز۔ یوں نہ لیٹیے۔ سونے کے اوقات۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر۔ بستر خواب پر جانے سے قبل۔ سونے سے قبل کی دعائیں۔ نیند سے بیدار ہو کر دعا۔ خلاصہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹) ملاقات اور گفتگو کے آداب:

دروازہ پر اجازت اور سلام۔ مصافحہ اور معانقہ۔ ملاقات اور تحفے تحائف۔ شکریہ ادا کرنا نہ بھولیے۔ ناشائستہ موضوعات پر گفتگو۔ طنزیہ باتیں۔ چغلخوری، بدگوئی، خلاصہ۔

(۱۰) مجلس کے آداب

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسیں۔ آدابِ مسجد اور مجلس کے آداب۔ مجلس میں آمد اور سلام۔ مجلس میں سرگوشی منع ہے۔ اچھی مجلس اور بری مجلس۔ مجلس اور [illegible] مجلس میں جہاں جگہ ملے۔ دوسرے اہلِ مجلس کا خیال۔ مجلس کے راز امانت ہیں۔ اہلِ مجلس کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا۔ خلاصہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے

سبق نمبر ۱

سلام کے آداب

سلام ہر قوم میں معاشرتی آداب کا لازمی حصہ سمجھا جاتا ہے

اور ہر زبان میں سلام و آداب کے لیے الفاظ مقرر ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں ہندو نمستے، جے رام جی کی اور آداب

عرض کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ (نمستے کے معنی ہیں "میں جھکتا ہوں اور

بندگی بجا لاتا ہوں)

سکھ "واہ گورو کی جے" اور "ست سری اکال" کا نعرہ بطور

سلام دہراتے ہیں یعنی سارے عالم میں اس کا نام بلند ہو

گڈ مارننگ (صبح بخیر) گڈ ایوننگ (شام بخیر) گڈ نائٹ

(شب بخیر) اور گڈ بائی (رخصت بخیر) انگریزی سلام ہیں۔

اسلام کا سلام

اسلام کا سلام ایک جامع سلام ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (تم پر سلامتی ہو) اور

اس کا جواب ہے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (اور تم پر بھی

سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں)

غور کیجیے کسی قوم میں سلام صرف اظہار بندگی اور احترام کے لیے ہے کسی قوم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی بڑائی کا نعرہ ہے۔ انگریزی سلام صرف وقتی دعا ہے۔ صبح سلام کیا تو صبح کی دعا دی، شام ہوئی تو شام کے لیے بھلائی مانگ لی۔ رات آئی تو رات کے لیے دعا ہو گئی۔ آگے پیچھے کیا ہوا اس کی کوئی فکر نہیں۔ مسلمان کا سلام مکمل سلامتی کی دعا ہے۔ ہر دم اور ہر آن کے لیے سلامتی کی دعا ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ صرف ایک مخاطب کے لیے نہیں بلکہ پورے معاشرہ کے لیے سلامتی کی دعا ہے۔ کس قدر جامع ہے اسلامی سلام! اور جواب اس سے بھی مکمل ہے ”تم پر، تمہارے خاندان پر، تمہاری برادری پر، اور تمہارے سب چھوٹوں بڑوں پر سلامتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں“۔

حکمِ سلام

۱۔ ارشاد الٰہی ہے:

”اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے ہیں تو ان سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (تم پر سلامتی ہو) کہیے۔ تمہارے رب نے اپنی ذات (پاک) پر رحمت کرنا لکھا ہے“۔ (سورۃ الانعام ۶ : ۵۴)

۲۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے۔ جب تک کہ مومن نہیں بنتے۔ اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ میں تمہیں وہ تدبیر کیوں نہ بتا دوں جسے اختیار کرکے تم ایک دوسرے سے باہم زیادہ محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ“۔ (مشکوٰۃ مسلم)

۳۔ اَلسَّلَامُ اللہ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک نام ہے۔ جس کو اللہ نے زمین پر بسنے والوں کے لیے شعار کے طور پر مقرر کر دیا ہے۔ لہٰذا تم آپس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپس میں سلام کو خوب پھیلاؤ۔ (الادب المفرد)

۴۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جس کو اختیار کرنے سے تمہارے مابین دوستی اور محبت پیدا ہو جائے گی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرو۔ (مسلم)

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملے اسے سلام کرے۔ پھر درخت یا دیوار یا پتھر درمیان میں اوٹ بن جانے کے سبب نگاہوں سے اوجھل ہو جائے تو دوبارہ سامنے آنے پر اس کو پھر سلام کرے۔" (ریاض الصالحین۔ ابو داؤد) چنانچہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ یہی تھا کہ اگر کسی درخت کی اوٹ سے ہو کر سامنے آتے تو دوبارہ سلام کرتے تھے۔

فرشتوں کا سلام

۱۔ ارشادِ خداوندی ہے کہ فرشتے جب اہل ایمان کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو پہلے انہیں "سَلَامٌ عَلَيْكُمْ" کہتے ہیں۔

"اللہ پرہیزگاروں کو ایسا بدلہ دے گا۔ پاک فرشتے ان کی جان لیتے ہیں۔ ان کو کہتے ہیں سَلَامٌ عَلَيْكُمْ (تم پر سلامتی ہو) اپنے نیک کاموں کے صلہ میں بہشت میں داخل ہو جاؤ (سورۃ النحل ۱۶ : ۳۲)

۔ اہل ایمان جنت کی طرف چلیں گے تو "سلام" اور دعا کی بارشیں ان پر ہو رہی ہوں گی۔

"ان کو ان کے صبر کے صلہ میں جنت کے جھروکے ملیں گے اور انہیں دعا و سلام"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہوئے لے آئیں گے۔" (سورۃ الفرقان ۲۵ : ۷۵)

۳۔ پرہیزگار لوگ جنت کے دروازوں پہ پہنچیں گے تو داروغہ جنت انہیں سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کہیں گے۔

"پرہیزگار لوگ گروہ در گروہ جنت کی طرف روانہ کر دیئے جائیں گے۔ وہاں پہنچنے پر اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور داروغہ جنت انہیں کہیں گے سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ (تم پر سلامتی ہو) تم بہت اچھے رہے۔ اس جنت میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ" (سورۃ زمر ۳۹ : ۷۳)

۴۔ نیکوکار جب جنت میں پہنچ جائیں گے تو جنت کے ہر ایک دروازہ سے داخل ہو کر فرشتے انہیں سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کہیں گے۔

"اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازہ سے داخل ہوں گے اور کہیں گے سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ (تم پر سلامتی ہو) یہ تمہارے صبر و ثبات کا صلہ ہے سو کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر" (سورۃ الرعد ۱۳ : ۲۳ و ۲۴)

۵۔ اہلِ جنت باہم ایک دوسرے کا استقبال بھی "سَلٰمٌ" ہی سے کریں گے۔

"اس جگہ ان کی دُعا یہ ہوگی، اے اللہ! تو پاک و برتر ہے اور ان کی باہمی ملاقات اس دعا سے ہوگی۔ "تم پر سلامتی ہو" (سورۃ یونس ۱۰ : ۱۰)

۶۔ اللہ بزرگ و برتر کی طرف سے بھی نیکوکاروں کے لیے سلام و رحمت کی صدائیں ہوں گی۔

"جنت میں ان کے لیے ہر قسم کے لذیذ پھل ہوں گے۔ ان کے لیے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ طلب کریں گے۔ رب رحیم کی طرف سے انہیں سلام کی صدا ہوگی۔

(سورۃ یٰسین ۳۶ : ۵۷ و ۵۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ مختصر یہ کہ نیکوکار اہلِ ایمان کو ہر طرف سے سَلَامٌ سَلَامٌ کی صدائے دل نواز آئے گی۔

"نہ وہ وہاں بے ہودہ بات سنیں گے، نہ گناہ کی باتیں۔ مگر ہر طرف سے سلام ہی سلام کی (مبارک آوازیں) ہوں گی" (سورۃ الواقعہ ۵۶ : ۲۵، ۲۶)

اسی مضمون کی ایک آیت سورۃ مریم میں ہے (۱۹ : ۶۲)

گھر میں سلام کر کے داخل ہو۔

آپ نے فرشتوں کے سلام اور جنت کی باتیں دیکھ لیں۔ یہ سب ان نیک بندوں کے لیے ہوگا جنھوں نے اس دنیا میں اللہ و رسول کے احکام کی پابندی کی ——— ارشادِ خداوندی یوں ہے۔

۱۔ جب کسی کے گھر جاؤ تو گھر میں داخل ہونے سے قبل اہلِ خانہ کو سلام کرو۔

"اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور اہلِ خانہ کو سَلَام نہ کر لو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو" (سورۃ النور ۲۴ : ۲۷)

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے معزز مہمانوں کی صورت میں آئے تو انہوں نے آکر پہلے "سلام" کیا۔ ارشادِ الٰہی ہے۔

"کیا تمہارے پاس ابراہیمؑ کے باعزت مہمانوں کی بات پہنچی ہے؟ جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انہوں نے "سلام" کیا۔ اس نے بھی جواب میں) سلام کیا۔" (الذریٰت ۵۱ : ۲۴ و ۲۵ - ھود ۱۱ : ۶۹)

۳۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اپنے گھر آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"پس جب تم اپنے گھروں میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو "سلام"

کیا کرو۔ اللہ کی طرف سے بتائی ہوئی دعائے خیر بڑی ہی بابرکت اور پاکیزہ ہے۔ یوں اللہ

تمہارے لیے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ سے کام لو" (سورۃ النور ۲۴ : ۶۱)

۴۔ اس حکم خداوندی کی وضاحت میں حدیث نبوی یوں ہے۔

"حضرت انس رضؓ سے مروی ہے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے تاکید فرمائی کہ بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو پہلے گھر والوں کو

سلام کیا کرو۔ یہ تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے خیر و برکت کی بات

ہے" (ترمذی)

کون کس کو سلام کرے۔

۱۔ سلام کے لیے جان پہچان شرط نہیں۔ ہر مسلمان کو سلام کیجیے خواہ اس سے پہلے تعارف ہو یا نہ ہو۔

• ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اسلام کا بہترین عمل کون سا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا "غریبوں کو کھانا کھلانا اور ہر مسلمان کو سلام کرنا خواہ اس سے تمہاری جان پہچان ہو یا نہ ہو" (بخاری و مسلم)

حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) کے صحابہؓ نے اس حکم پہ کیسے عمل کیا۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے۔ حضرت طفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اکثر حضرت عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کے ہمراہ بازار جاتا۔ وہ جس کے پاس سے بھی گذرتے اس کو سلام کرتے۔ چاہے وہ کباڑیہ ہی ہوتا چاہے کوئی اور دکان دار یا کوئی غریب مسکین ہوتا۔ غرض کوئی بھی ہوتا آپ اس کو ضرور سلام کرتے (موطا امام مالکؒ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مرد خواتین کو اور خواتین مردوں کو سلام کر سکتی ہیں۔ اس ضمن میں حدیث نبویؐ ملاحظہ ہو۔

(الف) حضرت اسماء انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنی سہیلیوں میں بیٹھی ہوئی تھی کہ ہمارے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔ (الادب المفرد)

۳۔ سلام ایک مسلمان کا حق ہے۔ آپ اس کا حق فراخ دلی سے ادا کریں۔ سلام کرنے میں بخل نہ برتیں۔

(الف) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"سلام ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے کہ جب مسلمان بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے" (مسلم)

(ب) جو اپنے مسلمان بھائی کو سلام نہیں کرتا وہ بخیل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے" (الادب المفرد)

۴۔ چھوٹے اپنے بڑوں کو سلام کریں کہ یہ ادب و احترام کا تقاضا ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "چھوٹا شخص بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے افراد زیادہ کو سلام کرنے میں پہل کریں (بخاری و مسلم) حضور صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و اتی) بچوں کو شوق دلانے کے لیے خود انہیں پہلے سلام کرنے کی کوشش فرماتے تھے (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ سواری پر چلنے والے پیدل کو سلام کریں کہ اس میں بڑی حکمتیں پوشیدہ ہیں خصوصاً آج تو اس حکم کی تعمیل کی بڑی ضرورت ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سواری پر چلنے والے پیدل کو، اور چلنے والے بیٹھے ہوئے لوگوں کو، اور تھوڑے آدمی زیادہ کو سلام میں پہل کریں (ریاض الصالحین)

۶۔ کسی مجلس اور مجمع میں سلام کے آداب کیا ہیں؟ اس ذیل میں ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ ہوں۔

(الف) جب تم کسی مجلس میں پہنچو تو سلام کرو، اور جب وہاں سے رخصت ہونے لگو تو پھر سلام کرو۔ اور یاد رکھو پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ بڑا نہیں (یعنی دونوں سلاموں کی اہمیت یکساں ہے) ترمذی شریف

(ب) بھری مجلس میں کسی کو مخصوص کر کے سلام نہ کریں بلکہ پوری مجلس کو سلام کرنا چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "قیامت کے قریب لوگ مجلسوں میں لوگوں کو مخصوص کر کے سلام کرنے لگیں گے۔" (الادب المفرد)

سلام میں پہل کیجیے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ارشاد ملاحظہ ہوں۔

۱۔ "وہ آدمی اللہ سے زیادہ قریب ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔"

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا جب دو آدمی ایک دوسرے سے ملیں تو ان دونوں میں سے پہلے کون سلام کرے؟ فرمایا۔ "جو ان دونوں میں اللہ کے نزدیک زیادہ بہتر ہو" (ترمذی) یعنی ہر نیکو کار متقی سلام کرنے میں پہل کرے یہ نہیں کہ دوسرے سلام کریں اور وہ جواب دے۔ یہ بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عظیم سنت سے محرومی اور فخر و غرور کا سبب ہوگی۔

غیر مسلم اور سلام

اس ضمن میں چند ارشادات نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ ہیں۔

۱۔ یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں سبقت نہ کرو (مسلم)

۲۔ جب تمہیں یہود و نصاریٰ سلام کریں تو جواب میں "وَعَلَیْکُمْ" کہہ دیا کرو (بخاری)

۳۔ حضرت اسامہ رض روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی مجلس سے گزرے جس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی ہر قسم کے آدمی تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مجلس کو سلام کہا۔" (بخاری و مسلم) اس موقع پر سلام کرنے کی وجہ مجلس میں مسلمانوں کی موجودگی تھی

سلام نہ کرنے کے مواقع

۱۔ جب کوئی آدمی قرآن مجید یا حدیث نبوی (صلے اللہ علیہ وسلم) پڑھنے یا سنانے میں مصروف ہو۔

۲۔ خطبہ جمعہ ہو رہا ہو۔

۳۔ جب کوئی اذان یا تکبیر کہہ رہا ہو۔

۴۔ جب کسی مجلس میں دینی احکام سمجھائے جا رہے ہوں۔

۵۔ جب کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھا ہو۔

۶۔ استاد درس میں مصروف ہو۔

۷۔ وضو، غسل اور کھانے کے دوران۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام کا جواب

آپ نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث پڑھ لی ہیں جن سے واضح ہے کہ سلام حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور بہت بڑی سنت ہے اس کے ترک کرنے سے انسان بہت بڑے اجر و ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔ لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے (فردوس۔ دیلمی) اور واجب ترک کرنے سے انسان گنہگار ہو جاتا ہے۔

چند ارشادات نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ملاحظہ ہوں۔

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں مسلمان پر مسلمان کے پانچ حقوق بیان فرمائے ان میں سے پہلا حق سلام کا جواب دینا ہے (بخاری و مسلم)

۲۔ ارشاد ربانی ہے

"اور جب کوئی تمہیں دعا (سلام) کرے تو اس کو اس سے بہتر دعا دو یا (کم از کم) انہیں الفاظ میں جواب دو" (سورۃ النساء ۴ : ۸۶)

مقصد یہ ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے جواب میں "وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہنا اولیٰ ہے اور اس سے بھی افضل ہے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر تھا۔ ہم جن جن لوگوں کے قریب سے گزرتے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے اور لوگ جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہتے ــــــــ اور جب ابوبکر رضی اللہ عنہ اَلسَّلَامُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَیْکُمُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہنے والوں کے جواب میں کہتے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج لوگ فضیلت میں ہم سے بہت بڑھ گئے۔

(الادب المفرد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

سلام کے آداب

- سلام کرنا سنتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے جس کا بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔
- سلام کا جواب دینا واجب ہے اور کسی واجب کا ترک گناہ ہوتا ہے۔
- ہمارا اسلام کامل سلامتی کی دعا ہے۔ نہ صرف مخاطب کے لیے بلکہ سارے معاشرہ کے لیے ہے۔ ہر دم اور ہر لمحہ کے لیے ہے۔ دنیا اور آخرت کے لیے ہے۔

سلام ہر مسلمان کا حق ہے۔ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ جہاں ملاقات ہو سلام کہو۔ گھر میں داخل ہو تو سلام کرو۔

- ایک مسلمان کو مسلمان ہی نہیں فرشتے بھی سلام کرتے ہیں۔ سلام میں سبقت کرنا عین سعادت ہے۔
- بچے اپنے بڑوں کو، سوار پیدل چلنے والوں کو، تھوڑے آدمی زیادہ کو، مجلس میں آنے والا اہلِ مجلس کو اور اُٹھ کر جانے والا بیٹھنے والوں کو سلام کرے۔ سلام میں پہل کرنا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادت تھی۔ یہ اللہ کا محبوب ہونے کی علامت ہے۔
- ہمارا اسلام ہے : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

سلام کا جواب ہے : وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ

اس سے بہتر جواب ہے : وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

سب سے بہتر جواب ہے : وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۲

صفائی اور طہارت کے آداب

صفائی اور طہارت دو جدا جدا باتیں ہیں۔ لیکن ایک کے بغیر دوسرے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ دونوں ایک دوسرے کا لازمی حصہ ہیں۔

صفائی کا تعلق صرف ظاہری نکھار سے ہے مثلاً جسم اور کپڑے اوپر سے صاف ستھرے ہوں۔ خواہ وُہ حقیقتاً ناپاک ہوں۔

طہارت حقیقی پاکیزگی کا نام ہے یعنی جسم یا لباس میں کسی قسم کی کوئی ظاہری یا پوشیدہ ناپاکی نہ ہو۔

مغرب صفائی پسند ہے اور یہ اچھی بات ہے۔ لیکن انہیں اور ان کی دیکھا دیکھی ہمارے مغرب زدہ لوگوں کو طہارت کی کوئی فکر نہیں۔ اور یہ حد درجہ افسوس ناک بات ہے۔ کپڑے استری شدہ ہیں۔ اُن پر کسی سلوٹ یا داغ دھبہ کا نشان نہیں۔ جسم سے خوشبو آرہی ہے۔ لیکن نہ رفع حاجت کے بعد پوری طہارت کا اہتمام ہے اور نہ پیشاب کرنے کے بعد استنجا کیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ لباس اور جسم دونوں صاف ستھرے ہونے کے باوجود ناپاک رہتے ہیں۔ ناپاک جسم کے ساتھ نہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ نہ مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں۔ نہ نماز جنازہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مسلمان پر صفائی اور طہارت دونوں کا اہتمام لازم ہے۔

طہارت کی اہمیّت

(الف) حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر بالکل آغاز میں یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کے خطاب کے ساتھ جو وحی نازل ہوئی اس میں طہارت و پاکیزگی کا حکم شامل ہے۔

اے کملی والے! اُٹھ (لوگوں کو) ڈرا۔ اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔ اپنے کپڑے پاک رکھ اور گندگی سے دور رہ۔ (سورۃ المدثر ۷۴: ۱ تا ۵)

(ب) قرآن مجید میں یہ آیت بار بار دہرائی گئی ہے۔ "اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔" (ملاحظہ ہو سورۃ البقرہ ۲: ۲۲۲ سورۃ التوبہ ۹: ۱۰۸)

(ج) حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔"

(د) اعلانِ خداوندی ہے۔

"کہہ دو پاک اور ناپاک برابر نہیں۔ خواہ تمہیں ناپاک چیزوں کی کثرت تعجب میں ڈال دے" (سورۃ المائدہ ۵: ۱۰۰)

(ہ) حضور اکرم صلے اللہ کی دعا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (ترمذی)

"اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور پاک وصاف رہنے والوں میں شامل فرما"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء علیہ السلام کو حکمِ طہارت

۱۔ حضرت ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) باپ بیٹے نے مل کر اللہ کے گھر خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تو انہیں حکم ہوا۔

"میرا گھر پاک رکھنا طواف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے۔" (سورۃ البقرہ ۲: ۱۲۵)

۲۔ ارشادِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اور وہ صرف پاک چیزیں ہی قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اسی بات کا حکم دیا ہے۔ جس کا حکم اپنے رسولوں کو دیا تھا۔ جیسا کہ اس نے (اپنے آخری کلام میں) فرمایا۔ اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو۔" (مسلم)

پاکیزگی کا ذکر کلام اللہ میں۔

پاک وصاف کے لیے عربی زبان میں لفظ طیّب ہے۔ قرآن مجید میں طَیِّبٌ۔ طَیِّباً اور طَیِّبَاتٌ کے لیے لفظ مختلف آیات میں اکتالیس بار آئے ہیں مثلاً:

کَلِمَۃٌ طَیِّبَۃٌ	(پاکیزہ کلمہ)
رِیْحٌ طَیِّبَۃٌ	(پاکیزہ ہوا)
ذُرِّیَّۃٌ طَیِّبَۃٌ	(پاک اولاد)
شَجَرَۃٌ طَیِّبَۃٌ	(صاف ستھرے درخت)
رِزْقٌ طَیِّبٌ	(پاک رزق)
بَلَدٌ طَیِّبَۃٌ	(پاک شہر)
حَیٰوۃٌ طَیِّبَۃٌ	(پاکیزہ صاف ستھری زندگی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک خوراک

خورد نوش کی اشیاء کے لیے صرف حلال ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ جائز ہونے کے ساتھ ضروری ہے کہ وہ "طیّب" بھی ہوں۔ ملاحظہ ہو سورۃ البقرہ ۲ : ۱۶۹ سورۃ المائدہ ۵ : ۸۸ و سورۃ النحل ۱۶: ۱۱۵ وغیرہ

عبادت کے لیے پاکیزگی شرط

اسلام میں طہارت و پاکیزگی کس قدر ضروری ہے ؛ اس کا اندازہ اس سے بھی ہوجاتا ہے کہ

(الف) نماز نہیں ہوتی اگر جسم پاک نہ ہو، تن کے کپڑے پاک نہ ہوں، نماز ادا کرنے کی جگہ پاک نہ ہو۔

(ب) وضو اور غسل نہیں ہوتا اگر پانی پاک نہ ہو جب کہ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"قیامت کے روز میری امّت کی نشانی یہ ہوگی کہ ان کی پیشانیاں اور وضو کے اعضاء نور سے جگمگا رہے ہوں گے۔ پس جو شخص بھی (قیامت کے دن کے لیے) اپنے نُور کو بڑھانا چاہتا ہے بڑھا لے"۔ (بخاری و مسلم)

(ج) اگر وضو کی جگہ تیمّم کا موقع ہو تو اس کے لیے مٹّی کا پاک ہونا شرط ہے جیسا کہ حکم ہے۔

"پاک مٹّی سے تیمّم کرو" (المائدہ ۵ : ۶)

(د) کوئی شخص قرآن مجید کو چھو نہیں سکتا۔ اگر وہ پاک نہ ہو۔ (سورۃ الواقعہ ۵۶ : ۷۹)

صفائی اور پاکیزگی کے دس اصول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کو فطرت کا حصہ بیان فرمایا۔ ان میں سے ایک اصول راویہ کو یاد نہ رہا۔ باقی نو انہوں نے یوں روایت کیے ہیں۔

لبیں ترشوانا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک پانی سے صاف کرنا ناخن کٹوانا، انگلیوں کے جوڑ اور جڑیں دھونا، بغلیں لینا، زیر ناف بالوں کو صاف کرنا، استنجا کرنا (مسلم شریف)

مندرجہ بالا اصولوں کی اہمیت پر غور کر لیجیے کہ ان میں سے ہر ایک صفائی اور پاکیزگی کے لیے کس قدر ضروری ہے۔

۱۔ لبیں ترشوانا: مونچھوں کے بال بڑھ جائیں۔ تو کھانا پینا مکروہ ہو جاتا ہے۔ جو شے ان بالوں سے چھو کر گذرے گی۔ اس کی پاکیزگی ختم ہو جائے گی۔

۲۔ ڈاڑھی: حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت، اسلام کا شعار اور مردوں کا زیور ہے۔

۳۔ مسواک: اس سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فائدہ سے کوئی دوست دشمن انکار نہیں کر سکتا۔ ایک بار حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا تو ہر وضو کے ساتھ دن میں پانچوں نمازوں کے لیے پانچ بار وضو کے ساتھ مسواک کو فرض قرار دیتا۔

۴۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ صحت و طہارت دونوں کے اعتبار سے حد درجہ ضروری ہے۔

۵۔ ناخن کٹوانا: ظاہری صفائی کے نقطۂ نظر ہی سے نہیں۔ طبی اور اصول صحت کے اعتبار سے بھی یہ بات بے حد ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ انگلیوں کے جوڑ دھونا: اس اعتبار سے ضروری ہے کہ اس کے بغیر صفائی کا تصور نہیں ہوتا۔

۷۔ بغلوں کے بال لینا: یہ کام اس حد تک ضروری ہے کہ جو لوگ لمبی مدت بغلیں نہ لیں۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ کھانا پینا مکروہ قرار دیا ہے۔

۸۔ زیرِ ناف کے بال صاف کرنا: صحت و صفائی دونوں اعتبار سے ضروری ہے۔

۹۔ استنجا کرنا: طہارت کا لازمی حصّہ ہے۔ اس کے بغیر نہ جسم پاک رہ سکتا ہے اور نہ لباس۔

۱۰۔ ایک دوسری حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کے ختنہ کرانا فطری امور کا حصّہ قرار دیا ہے۔ جو صحت و صفائی کے لیے از لیس ضروری ہے۔

مُنہ کی صفائی

منہ کی صفائی ایسی بات نہیں جس کے سمجھانے کی ضرورت ہو۔ ہر چھوٹے بڑے کو اس کا احساس ہر دم رہتا ہے۔ مُنہ سے بو آتی ہو تو کوئی قریب بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ انسان کو خود اپنے تئیں کراہت محسوس ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ مُنہ کیسے صاف رہ سکتا ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات نوٹ کیجیے اور حرزِ جان بنائیے۔

۱۔ "جو شخص کھانا کھائے اسے خِلال کرنا چاہیئے"۔ (دارمی)

خِلال کرنے سے کھانے کے تمام ذرّے دانتوں سے نکل جائیں گے۔ ورنہ یہ ذرّات سڑ کر منہ کو گندا، دانتوں کو خراب اور معدہ کو تباہ کر دیتے ہیں۔

۲۔ "کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرنے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے"۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہ ہو؟ اس سے ہاتھ اور منہ دونوں فوراً صاف ہو جاتے ہیں۔

۳۔ "مسواک منہ کی صفائی اور اللہ کریم کی رضا کا ذریعہ ہے۔" (سنن نسائی)

اللہ اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہے کہ مسواک سے فائدہ تو بندہ کو پہنچتا ہے اور وہ اپنی رضا کا انعام بندہ کو مفت عطا فرماتا ہے۔

مسواک اور اسوۂ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

مسواک اور اسوۂ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ضمن میں ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی چند روایات کا ترجمہ پیش کرتے ہیں کہ ان سے زیادہ حضور ختم الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کا راز دان اور مزاج شناس کون ہو سکتا ہے؟

۱۔ حضرت شریح بن ہانی کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہو کر سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا۔ "مسواک" (ریاض الصالحین)

۲۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

"ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ان کا مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیا کرتے تھے۔ رات میں اللہ جب چاہتا انہیں خواب سے بیدار کر دیتا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر) مسواک کرتے، وضو فرماتے اور نماز ادا کرتے تھے۔" (مسلم)

۳۔ بخاری شریف میں ایک روایت یوں بھی مذکور ہے۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنا دہنِ مبارک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسواک سے صاف کرتے۔"

طہارت (استنجا) کے احکام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہلِ قبا سے فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے تمہاری پاکیزگی کی بہت تعریف کی ہے۔ اس میں کیا راز ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم پہلے ڈھیلے سے اور پھر پانی سے استنجا کرتے ہیں۔"

خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی یہی ہے۔

اس ذیل میں حضور علیہ السلام کی ہدایات کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ استنجا دائیں ہاتھ سے نہ کریں۔ نہ کسی برتن کے اندر استنجا کریں۔ (سُنن ابو داؤد، سُنن نسائی، ترمذی) بلکہ طہارت کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کیا جائے۔ (ابوداؤد)

۲۔ پانی سے استنجا کرلے سے قبل ڈھیلا استعمال کیا جائے (سُنن نسائی)

۳۔ ہڈی اور لید سے استنجا نہ کیا جائے۔ (ترمذی۔ نسائی)

جو لوگ رفعِ حاجت کے بعد پانی سے طہارت نہیں کرتے، محض کاغذ سے کام چلاتے ہیں۔ اس سے پوری طرح صفائی اور طہارت نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ بات پانی کے بغیر ممکن نہیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ متعدد بیماریوں کا شکار ہوجاتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

صفائی اور طہارت کے آداب

- جسم اور لباس کی صفائی انسان کا حُسن ہے۔ لیکن اس سے بڑی بات طہارت کی ہے جو ظاہری اور حقیقی دونوں قسم کی پاکیزگی کے لیے ہے۔ اسلام نے طہارت کو ایمان کا ایک حصّہ قرار دیا ہے۔
- اللہ کے رسول محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر جو سب سے پہلے وحی الٰہی نازل ہوئیں ان میں طہارت کا حکم شامل تھا۔ اللہ کریم نے اپنے پہلے نبیوں اور رسولوں کو بھی یہی حکم دیا تھا۔
- عبادت کے لیے طہارت شرط ہے اگر جسم پاک نہ ہو، لباس پاک نہ ہو، جگہ پاک نہ ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ نماز سے پہلے وضو فرض ہے جس سے جسم کے تمام کُھلے حصّے پاک ہو جاتے ہیں۔
- دانتوں کی پاکیزگی کے لیے مسواک سنتِ نبوی ہے۔ ناخن کٹوانا، زیرِ ناف اور بغلوں کے بال لینا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں شامل ہے۔
- رفع حاجت اور پیشاب کے بعد استنجا کرنا طہارت کی لازمی شرط ہے۔

"اللہ انہی لوگوں کو پسند کرتا ہے جو پاک صاف رہتے ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر۳

صحت اور حفظانِ صحت کے آداب

صحت اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت اور عظیم امانت ہے۔

صحت کی قدر اور اس کی حفاظت ہم پر لازم ہے۔ ایک بار بگڑ جائے تو پھر بڑی مشکل سے بنتی ہے۔ اس نعمتِ الٰہی کا شکر بجالانا ہر انسان پر فرض ہے۔ قانونِ الٰہی ہے کہ کسی نعمت کی ناقدری اس نعمت کے چھن جانے کا سبب بن جاتی ہے بلکہ غضبِ الٰہی کو دعوت دینے کا موجب بھی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اپنی صحت کا خیال رکھنا اور حفظانِ صحت کے اصولوں پر کاربند رہنا ہر مسلمان کے لیے ایک فریضہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

تم پر تمہارے جسم کا حق ہے۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہؓ آپس میں بحث کر رہے تھے۔ ایک کا کہنا تھا کہ گھر بار چھوڑ کر یادِ الٰہی کے لئے مسجد میں آ بیٹھو۔ دوسرے [illegible] گھر میں رہیں لیکن دن کو مسلسل روزہ رکھیں اور رات بھر اللہ کی عبادت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ [illegible] [illegible]

کا حق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحت اللہ کی نعمت ہے

اس بارہ میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات گرامی ہیں چند ایک ملاحظہ کیجیے۔

۱۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صحت اور فراغت اللہ بزرگ و برتر کی نعمتوں میں سے دو نعمتیں ہیں۔ اکثر لوگ ان کا حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے نقصان میں رہتے ہیں (زاد المعاد)

۲۔ اس مفہوم کی ایک حدیث بخاری شریف میں یوں مذکور ہے۔

"دو نعمتیں ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ دھوکے میں ہیں۔ ایک صحت ہے اور دوسری فراغت" (یعنی لوگوں کو ان کی قرار واقعی قدر نہیں)

۳۔ احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کتاب سُننِ نسائی کی روایت ہے۔

"نوعِ انسانی کو یقیناً عفو، صحت، اور عافیت سے افضل کوئی شے عطا نہیں کی گئی ہے۔"

۴۔ اس موضوع پر ہم ایک مختصر گفت گو نقل کرتے ہیں۔ جو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] صحابی حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ کے [illegible] ہوئی [illegible]

[illegible] عافیت [illegible]

[illegible] زیادہ محبوب ہے

[illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"قیامت کے دن نعمتوں کے بارے میں باز پرس کی جائے گی۔ اور سب سے پہلے جس نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ وہ یہ ہوگا۔ کیا میں نے تمہیں جسمانی صحت عطا نہیں کی تھی؟" (ترمذی)

صحت کے لیے دُعا

۱۔ ایک صحابی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) "نماز کے آخر میں کونسی دعا کروں؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ سے صحت و عافیت کی دعا کیا کرو"

انہوں نے اپنا سوال دہرایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا۔ "دنیا اور آخرت میں عافیت کے لیے دعا کیا کرو" (ترمذی)

۲۔ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تلقین کی یا عباس! یا عم رسول اللہ! اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت کی دعا کیا کرو (ترمذی)

صحت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعائیں

خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر جو دعا فرمایا کرتے تھے چند دعائیں آپ بھی یاد کر لیجیے۔

۱۔ نسائی شریف کی روایت ہے۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ (اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا طلب گار ہوں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ یہ دعا تو اکثر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر ہوتی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تُتْبِعُهُ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا۔

(اے اللہ! میں تجھ سے صحت کا طالب ہوں ایمان کے ساتھ۔ اور ایمان کا طلب گار ہوں حُسنِ خلق کے ساتھ۔ اور اُس نجاح و کامرانی کا طالب ہوں جس کے بعد کامیابی ہو اور تجھ سے رحمت، عافیت، مغفرت اور رضا کا طلب گار ہوں)

۳۔ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ (اے اللہ! مجھے جسمانی اعتبار سے عافیت عطا فرما۔ میری قوتِ سماعت اور قوتِ بصارت کو عافیت عطا فرما تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

۴۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ۔

(اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں جذام (کوڑھ) سے برص سے، جنون سے اور بیماریوں کی خرابیوں سے۔

صحت کے چند معاون

۱۔ گائے کا دودھ

توہم پرست قوموں نے گائے کو اس قدر مقید اور محترم جانا کہ اس کی پوجا شروع کر دی۔ قدیم مصری اسے معبود بنا بیٹھے۔ بھارت کے ہندو آج تک اسے ماتا کہتے اور پرستش کرتے ہیں۔ قربان جائیے رسول اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انہوں نے گائے کی افادیت تو بتائی لیکن اس کے مقدس ہونے کا فرضی بت پاش پاش کر دیا۔

گائے کی افادیت کے بارے میں ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے

www.KitaboSunnat.com

"تم گائے کا دودھ اپنے لیے لازم کرلو کہ یہ شفا بخش ہے"۔ (زادالمعاد جلد دوم)

چنانچہ ترقی پذیر مشرق ہو یا ترقی یافتہ مغرب، آج بھی شیر خوار بچوں کو ماں کے بعد گائے کا دودھ ہی دیتے ہیں۔

۲۔ شہد شفا بخش

(الف) اللہ بزرگ و برتر نے اپنے آخری کلام میں فرمایا ہے۔

فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ "اس میں نوع انسانی کے لیے شفا ہے" (سورۂ نحل ۱۶: ۶۹)

قرآن کریم کی ایک سورۃ کا نام "النحل" (شہد کی مکھی) ہے۔

(ب) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"تم دو شفا بخش چیزوں کو لازم کرلو (یعنی غذا میں) شہد کو اور (کتابوں میں) قرآن مجید کو"۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

(ج) مشہور صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

"فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہر ماہ تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لیا کرے۔ اس کو کوئی بڑی بیماری لاحق نہ ہو"۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

۳۔ سرمۂ بصارت نواز

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

"تم سوتے وقت اثمد (سیاہ رنگ والا سرمہ) ضرور لگا لیا کرو۔ بے شک یہ نگاہ کو روشنی بخشتا ہے اور بال اُگاتا ہے" (ابن ماجہ) ——— خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی سے سرمہ لگاتے تھے۔ مبارک ہیں وہ چھوٹے بڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مرد و زن جو ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعمیل میں سرمہ لگاتے ہیں۔ اپنی بینائی میں روشنی اور ثواب میں اضافہ حاصل کرتے ہیں۔

عطائی معالج

علاج معالجہ کے لیے باقاعدہ کسی حاذق معالج کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ خواہ طبیب ہو یا ڈاکٹر۔ اٹکل پچو علاج کرنا یا کسی عطائی کے ہتھے چڑھنا ہرگز روا نہیں۔

عطائی معالج کے لیے ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

"جس شخص نے علاج کیا، درآنحالیکہ اسے علاج معالجہ کا کچھ علم نہ ہو اور مریض کو کوئی نقصان ہو جائے، تو ذمہ داری اس معالج پر ہوگی" (ابوداؤد۔ نسائی)

سونے سے پہلے پانچ کام

(الف) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "برتن ڈھانپ دیا کرو، مشکیزہ کا منہ باندھ دیا کرو، دروازہ بند کرلیا کرو، اور چراغ بجھا دیا کرو" (مسلم) چراغ بجھانے کی بطور خاص ضرورت اس لیے ہے کہ دیسی تیل کا چراغ ہو یا مٹی کے تیل کا۔ اس سے آگ لگ جانے کا خطرہ ہمیشہ رہتا ہے۔

(ب) حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ جلتی نہ چھوڑا کرو" (بخاری و مسلم)

مندرجہ بالا احادیث سے یہ پانچ اصول واضح ہوتے ہیں:

۱۔ "برتن ڈھانپ کر رکھو، اور کچھ نہ ملے تو برتن پر لکڑی کا ڈھکن ہی رکھ دیا کرو۔" (حدیث نبوی)

کھلے برتن میں ہر چیز کے گرنے کا خدشہ ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مشکیزہ کا منہ باندھ کر رکھنا۔

فرمایا "اگر تم یہ احتیاط اختیار کروگے تو شیطان کو مشکیزہ کا منہ کھولنے اور پانی ضائع کرنے کا موقع نہ ملے گا۔"

۳۔ دروازہ بند کر لیا کرو۔ اس سے شیطان کو اندر گھسنے کا موقع نہ ملے گا۔ ورنہ وہ اور اس کے چیلے دروازے کھلے پاکر اور تمہیں غافل دیکھ کر کون کونسی خرابیاں نہ کریں گے۔

۴۔ چراغ بجھا دیا کرو۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر تم نے چراغ جلتا چھوڑ دیا تو چوہا چراغ کی بتّی سے آگ لگا دے گا۔

۵۔ سوتے وقت آگ بجھا دو۔ اگر کسی نے آگ جلتی چھوڑ دی تو خطرہ ہے ادھر ادھر نہ پھیل جائے بستر اور گھر میں آگ نہ لگا دے۔ چنانچہ اکثر گھروں میں سیگریٹ، انگیٹھی، لیمپ، گیس کے چولھے وغیرہ سے بے خبری میں آگ لگ جاتی ہے۔

پیشاب اور قضائے حاجت

اسلام ایک مکمل دین ہے۔ اس نے زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی راہنمائی کی ہے پیشاب پاخانہ کے بارہ میں چند احکام پڑھیے۔

۱۔ راستہ اور سایہ میں بول و براز نہ کرو۔ کیونکہ اس سے لوگوں کی آمدورفت اور مسافروں کے آرام میں خلل پڑے گا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لعنت کے دو کاموں سے بچو۔"

صحابہ نے دریافت کیا لعنت کے کام کونسے ہیں؟ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا "لوگوں کی گزرگاہ پر اور سایہ میں قضائے حاجت کرنا (مسلم)

ریاض الصالحین

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ - کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرو۔ اس سے نہ صرف یہ کہ پانی خراب ہوتا ہے۔ بلکہ یہ بات طبیعت کی نفاست کے بھی خلاف ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا"

(مسلم۔ ریاض الصالحین)

۳ - حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

"ہم کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ رفع حاجت کے وقت بائیں پاؤں پر بوجھ ڈالیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔" (الکبیر طبرانی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور رسول بن کر آئے تھے۔ طبیب یا ڈاکٹر بن کر نہیں آئے تھے۔ آپ نے چودہ سو سال پہلے وہ بات بتا دی جو صدیوں بعد اطباء نے دریافت کی کہ انسان کے پیٹ میں سارا فضلہ بائیں انتڑی میں جمع ہو جاتا ہے۔ اگر بائیں پاؤں کے ذریعہ دباؤ اس بائیں انتڑی پر پڑے تو سارا گندہ مواد خارج ہونے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے انسان کا معدہ صاف ہو جاتا ہے۔ قبض نہیں رہتا طبیعت میں کوئی گرانی نہیں رہتی۔ انسان اپنے آپ کو چاق و چوبند محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔

"اللہ اللہ کیسے اچھے تھے ہمارے نبی! کتنے عظیم تھے

ہمارے نبی! اُن پر اللہ کا درود اور سلام ہو۔"

۴ - حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعائیں

(الف) ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے جب رفع حاجت کے لیے جاؤ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یہ دعا پڑھ کر بیت الخلا میں داخل ہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔ "اے اللہ! تیری پناہ چاہتا ہوں شیاطین سے۔ ان شیطانوں سے بھی جو مذکر ہیں اور ان سے بھی جو مونث ہیں" (بخاری و مسلم)

(ب) بیت الخلا سے باہر آکر یہ دعا پڑھیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ۔ "اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور فرمائی اور مجھے عافیت بخشی" (نسائی۔ ابن ماجہ)

سفر میں حفاظت

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک حدیث کا یہ حصہ ہر مسافر کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ فرماتے ہیں۔

"دوران سفر رات بسر کرنے کے لیے عام گزرگاہ سے ہٹ کر آرام کرو، کیونکہ سڑک چوپاؤں کی گزرگاہ اور کیڑے مکوڑوں کا ٹھکانہ ہوتی ہے" (مسلم)

دھوپ اور چھاؤں میں

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"جب تم میں سے کوئی شخص سایہ میں ہو۔ اور سایہ اس سے یوں گزرنے لگے کہ اس کے جسم کا ایک حصہ دھوپ کی زد میں آجائے اور دوسرا حصہ سایہ میں ہو تو اسے چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے" (ابوداؤد) یعنی آدھا دھوپ اور آدھا چھاؤں میں نہ رہے کیونکہ اس سے بیماری کا خطرہ ہوتا ہے۔

یہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت تھی۔ ایک دوسرے صحابی حضرت ابن بریدہؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلہ میں یہ روایت کرتے ہیں کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سایہ اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔" (الجامع الصغیر)

حفظانِ صحت کے اصولوں کا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر اہتمام تھا کہ ابو قیس رضہ صحابی خدمتِ اقدس میں ایسے وقت حاضر ہوئے کہ وہ خطبہ سننے کے لیے دھوپ میں کھڑے ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا اور وہ سایہ کی طرف ہٹ گئے۔ (ادب المفرد)

اچھی صحت کے چند اصول

۱۔ طاقت کے مطابق کام کرو

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

"اتنا ہی عمل کرو جس کی تمہارے اندر طاقت ہو اس لیے کہ اللہ نہیں اُکتا تا یہاں تک کہ تم خود ہی اُکتا جاتے ہو۔" (بخاری)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دوسرا ارشاد ہے۔

"مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔" صحابہ نے عرض کیا مومن بھلا اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرتا ہے؟ ارشاد ہوا۔ "جب وہ اپنے آپ کو ناقابلِ برداشت آزمائش میں ڈال لیتا ہے۔" (ترمذی)

۲۔ خوش و خرم رہو

ارشادِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ "سیدھے سادے رہو، میانہ روی اختیار کرو اور ہشاش بشاش رہو۔" (مشکوٰۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن حارثؓ کہتے ہیں۔ "میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔" (ترمذی)

۳۔ سادگی اختیار کرو

حضرت ابوامامہؓ کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سادگی ایمان کی علامت ہے۔" (ابوداؤد)

معاذ ابن جبلؓ ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو ہدایت فرمائی۔ "معاذ! اپنے آپ کو عیش کوشی سے بچانا کہ اللہ کے بندے عیش پسند نہیں ہوتے۔" (مشکوٰۃ)

۴۔ میانہ روی سے کام لو

فرمان الٰہی ہے۔ "اسی طرح ہم نے تمہیں میانہ رو (اعتدال پرور) اُمت بنایا تاکہ تم لوگوں کے شاہد و نگران ہو جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے شاہد و نگران ہوں۔" (البقرہ ۲ : ۱۴۳)

ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ "آدمی خوشحال ہو تو میانہ روی کیا ہی اچھی بات ہے! اور آدمی نادار ہو تو میانہ روی کیا ہی بھلی بات ہے! اور عبادت میں میانہ روی کس قدر بہتر ہے!" (مُسند بزاز۔ کنزالاعمال)

۵۔ ضبطِ نفس کی عادت ڈالو

اپنے جذبات اور خواہشات پر قابو رکھنا ایک مسلمان کی صفت ہے اور جسم و روح کے لیے صحت کی شرط ہے۔ خیالات کی پراگندگی اور ذہنی آوارگی سے صرف قلب ہی مُردہ نہیں ہوتا بلکہ چہرے کی معصومیت اور فطری حُسن بھی ختم ہو جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"آنکھوں کی بدکاری بُری نگاہ سے دیکھنا ہے اور زبان کی بدکاری بے حیائی کی گفتگو ہے"۔ (الحدیث)

مبارک ہیں وہ جو شیطانی وسوسوں اور گندے خیالات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے جسم و جان کو سلامت رکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

صحت اور حفظانِ صحت کے آداب

- صحت اللہ کریم کی عظیم نعمت ہے۔ اس کی حفاظت اس کا حقیقی شکریہ ادا کرنا ہے۔
- صحت و عافیت کے لیے دعا کرنا عین سنتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔
- حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کے دودھ، شہد اور سُرمہ جیسی مفید اشیاء کو معاونِ صحت فرمایا ہے۔
- آپ نے ایسے کاموں سے بچنے کی تلقین کی ہے جو مضرِ صحت ہوں مثلاً رات کو برتن کھلے چھوڑ دینا، دروازے بند نہ کرنا، چراغ جلتا چھوڑ دینا، آگ نہ بجھانا وغیرہ۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحت کے سلسلہ میں معمولی معمولی باتوں کی طرف بھی توجہ دی ہے مثلاً بول و براز کے بارے میں احتیاط برتنا وغیرہ۔
- حضرت ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی صحت کے جو اصول دیئے ہیں ان کی نگہداشت کرنا اور ضبطِ نفس سے کام لینا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ ان میں ہمارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ دنیا و آخرت کی بھلائی بھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سبق نمبر ۴

کھانے کے آداب

حضور ختم المرتبت صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے آداب کے بارہ میں عالم انسانی کے لیے مفصل ہدایات کا ذخیرہ چھوڑا ہے۔

کھانا کیسے کھائیں؟ کھانے کی ابتداء کیسے کریں؟ نشست کا انداز کیسا ہو؟ کھانا کس طریقے سے تناول کیا جائے؟ اکٹھے کھانے کی برکات کیا ہیں؟ دوسروں کو کھانے میں شریک کرنا کس قدر خیر و برکت کا موجب ہے؟ کھانے سے قبل اور بعد میں مسنون دعائیں کیا ہیں؟ غرض کھانے کے بارے میں کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے ضمن میں ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ ہوں۔ کیوں نہ ہوں؟ وہ ہادیٔ عالم بن کر آئے تھے۔ ان کی ہدایات پر عمل کرنے سے ہی دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہوسکتی ہے؟

حلال غذا کھائیں

کسی غذا [illegible] کی بنیادی شرائط دو ہیں اوّل یہ کہ وہ حلال ہو اور [illegible]

[illegible] تعداد [illegible] ہے

[illegible] حلال [illegible] اور شیطان

[illegible] ۱۶۸

[illegible]

www.KitaboSunnat.com

پھل، سبزی اور گوشت وغیرہ۔ بشرطیکہ وہ حلال کی کمائی سے ہوں اور انہیں جائز طور پر حاصل کیا گیا ہو۔ مثلاً گوشت حلال جانور کا ہو اور باقاعدہ اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔

(ب) طیّب

غذا کے لیے حلال ہونے کے علاوہ اس کا پاک ہونا دوسری لازمی شرط ہے۔ یعنی اس میں نجاست کی آمیزش نہ ہوگئی ہو ——— ہاں یہ ضروری نہیں کہ کوئی حلال غذا آپ کے لیے گوارا نہ ہو تو بھی آپ ضرور کھائیں۔

ناجائز غذائیں

ناجائز غذائیں وہ ہیں جو اللہ جل شانہ نے حرام قرار دے دی ہیں یعنی ان سے روک دیا ہے مثلاً ارشاد الٰہی ہے:

۱۔ "بے شک تم پر حرام کیا گیا مردار جانور، خون اور سؤر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو"۔ (سورۃ البقرہ ۲ : ۱۷۳)

۲۔ "تم پر حرام کیا گیا مردار جانور، خون، سؤر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا۔ اور جو جانور گھٹ کر مر گیا۔ یا دب کر اندرونی چوٹ سے مر گیا۔ یا گر کر یا سینگ کی چوٹ سے مر گیا اور جس کو درندے نے پھاڑ کھایا سوائے اس کے جو تم نے ذبح کر لیا اور (حرام ہے) جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا، یا وہ جو (جوئے) کے پانسے ڈال کر تقسیم کیا گیا۔ یہ گناہ کا کام ہے"۔ (سورۃ المائدہ ۵ : ۳)

۳۔ وہ حلال شے بھی حرام میں داخل ہو جاتی ہے جو حلال (جائز) طریقے سے حاصل نہ کی گئی ہو۔

حرام کھانے پینے کا انجام کیا ہوتا ہے؟ نبی صادق صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بطور مثال ایک آدمی کا ذکر فرماتے ہیں

"ایک شخص طویل سفر کر کے آیا۔ اس کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہیں۔ وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلا پھیلا کر کہتا ہے۔ اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! جب کہ اس کا کھانا حرام کا، پینا حرام کا، لباس حرام کا اور غذا حرام کی بھلا ایسے انسان کی دعا کیسے قبول کی جا سکتی ہے۔" (صحیح مسلم)

اسی طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس شخص نے اپنی اولاد کو حرام غذا سے پالا ہے وہ یہ کیوں توقع رکھتا ہے کہ اس کی اولاد اس کی فرمانبردار ہو گی"

——— آج کی نافرمان اولاد کے والدین کو اس ارشادِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے خاص طور پر عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

ناپسندیدہ غذائیں

ناپسندیدہ غذائیں وہ ہیں جو حرام تو نہیں لیکن اپنے لیے یا دوسروں کے لیے باعثِ تکلیف ہوں۔ یا وہ جو بے کار اور بے فائدہ ہوں جیسا کہ حضرت خاتم المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۔ "جس شخص نے اس (لہسن) کے پودے سے کھایا وہ لہسن کی بُو سے ہمیں اذیت پہنچانے کے لیے ہماری مسجدوں کے قریب نہ جائے۔"

۲۔ "جو شخص مٹی کھاتا ہے۔ وہ گویا اپنے آپ کو قتل کرنے کی خود مدد کر رہا ہے۔" (طبرانی)

کھانا کھانے سے قبل

اس ضمن میں ارشاداتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ملاحظہ کیجیے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ہاتھ منہ دھونا۔

(الف) "کھانے سے قبل ہاتھ منہ دھونا مفلسی کو، اور کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا موٹاپے کو دُور کرتا ہے۔"

(ب) "کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد وضو سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔"

(سُنن ابی داؤد۔ ترمذی)

(ج) سُنّت یہ ہے کہ کھانے سے قبل ہاتھ دھو کر کسی کپڑے، تولیہ وغیرہ سے خشک نہ کیے جائیں۔ البتہ کھانے کے بعد بے شک کسی کپڑے سے یا تولیہ سے خشک کر لیں۔

۲۔ اللہ کے نام سے ابتداء کرنا

(الف) کھانا شروع کرنے سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ "اللہ کے نام سے اور اس کی برکت کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔"

(ب) حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے تو اللہ کا نام لے کر ابتداء کرے۔ اور اگر ابتداء میں اللہ بزرگ و برتر کا نام لینا بھول جائے تو یوں کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔

(ابو داؤد۔ ترمذی)

۳۔ دائیں ہاتھ سے

(الف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔" (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) "تم میں سے کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھائے، نہ بائیں ہاتھ سے پیئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔" (سنن ابوداؤد، ترمذی)

۴۔ کھانے کے لیے بیٹھنے کا انداز

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کس انداز سے بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے؟ ایک طویل حدیث کے اقتباس میں دیکھیے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول کرنے کے لیے دو زانو ہو کر تشریف رکھتے تھے اور اپنے مبارک قدموں کی پشت پر بیٹھتے" ۔ راوی خود اس کی توجیہ یوں کرتے ہیں۔ "یہ انداز اپنے خدائے بزرگ و برتر کے حضور تواضع کے اظہار اور کھانے کے ادب و احترام کے باعث تھا۔

۵۔ کھانا کھانے کا انداز

۱۔ آرام سے کھاؤ

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو مغرب کی نماز پڑھنے سے قبل کھا لو اور اپنے کھانے میں جلدی نہ کرو۔" (بخاری)

گویا بھوک لگی ہو تو نماز سے پہلے کھانا کھا لو۔ اس طرح کھانے میں مستقل نماز کی فکر لگی رہے گی۔ بصورت دیگر نماز میں کھانے کا دھیان رہے گا۔ اور اس طرح نماز خراب ہو جائے گی۔

www.KitaboSunnat.com

۲۔ تھوڑا تھوڑا کھاؤ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے۔ "دو دو کھجوریں اکٹھی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے (بخاری و مسلم) گویا کھانے میں لالچ اور عجلت روا نہیں۔

۳۔ کھانے میں پھونک نہ مارو۔

ھادی عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "گرم کھانے میں پھونک نہ مارا کرو کہ اس سے منع کیا گیا ہے" (مسند امام احمد، ابن ماجہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ گرم کھانا ہی پسند نہ فرماتے۔ آپ نے فرمایا کہ "اس میں برکت نہیں ہوتی"۔ (مستدرک حاکم، معجم طبرانی)

۴۔ سیدھے بیٹھ کر کھاؤ

(الف) صحابی رسول ابی جحیفہ رضا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا"۔ (بخاری و ابوداؤد)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر کھانا کیوں نہ کھاتے تھے؟ اس کا جواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبان مبارک سے سنیے۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا۔ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے تکیہ لگا کر کھانا تناول کر لیجیے۔ یہ سن کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک زمین کی طرف جھکا لیا۔ اور فرمایا۔ "میں تو ایک بندہ ہوں۔ مجھے ایسے ہی بیٹھنا زیب دیتا ہے جیسے ایک بندہ بیٹھتا ہے۔ اور میں ایسے ہی کھانا کھاؤں گا۔ جیسے ایک بندہ کو کھانا زیب دیتا ہے"۔ (الاحکام النبویہ)

(ب) سالم زہری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

"حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی شخص اوندھے منہ لیٹ کر کھانا کھائے۔"

گرا ہوا لقمہ

فیشن زدہ حضرات پاکی ناپاکی کی پرواہ نہیں کرتے، حلال وحرام کی تمیز نہیں کرتے اگر کھانے کی کوئی چیز ہاتھ سے گر جائے تو اسے اٹھا کر کھانا معیوب سمجھتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات پر غور کریں۔

۱۔ "جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اُٹھالے۔ اس سے مٹی وغیرہ صاف کر دے اور کھالے اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔" (مسلم)

۲۔ "شیطان ہر دم تمہارے پاس آتا ہے، یہاں تک کہ کھاتے وقت بھی آموجود ہوتا ہے۔ للذا تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس کی مٹی وغیرہ صاف کرلے اور کھالے اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔" (مسلم)

۳۔ "جس شخص نے دستر خوان سے گرا ہوا کھانا اٹھا کر کھالیا۔ اس کا دستر خوان وسیع ہو گیا یعنی اس کے رزق میں برکت ہو گئی اور اس کے بال بچوں نے صحت و عافیت پائی۔"

۴۔ ایک دوسری حدیث کا ترجمہ یوں ہے۔ "اسے رزق میں وسعت اور فراخی عطا کی گئی۔" (مسلم)

کھانا اکٹھے کھانا

۱۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس رض بیان کرتے ہیں۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے کھانا تناول نہ فرماتے تھے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس کے تمام حاضرین کو شریکِ طعام کرلیتے۔ امیر، غریب، چھوٹے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے کی کوئی تمیز نہ فرماتے۔ بلکہ تمام شرکار کو اپنے کھانے کے برتن میں شریک طعام فرما لیتے ———— افسوس دور حاضر میں تہذیب جدید نے انسان کو انسان سے یوں جدا کر دیا ہے کہ ایک مشترک دستر خوان، کھانے کے ایک مشترک برتن، اور پانی کے ایک مشترک گلاس کا تصور ہی اُٹھتا جا رہا ہے، ہر شخص کی پلیٹ اور گلاس جدا ہو گیا ہے۔

۲۔ ایک دوسرے صحابی حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں۔

میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ "ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے، دو کا کھانا چار کے لیے اور چار کا آٹھ کے لیے کافی ہوتا ہے" (مسلم) مشاہدہ اور تجربہ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ یکجا کھانے سے واقعی بڑی برکت ہوتی ہے۔

۳۔ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

"بہترین کھانا وہ ہے جس میں زیادہ ہاتھ شریک ہوں"

۴۔ ایک مرتبہ اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! ہم کھانا کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا۔ شاید تم جدا جدا کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں! اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم اکٹھے کھانا کھایا کرو۔ اس میں تمہارے لیے برکت ہو گی"

یکجا کھانے کے آداب۔

حضرت عمر فاروق کے بیٹے عبداللہ (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں کہ فرمایا اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب دسترخوان بچھ جائے تو کوئی اس وقت تک دسترخوان سے نہ اٹھے
جب تک دسترخوان اٹھا نہ لیا جائے۔"

"کوئی شخص کھانے سے ہاتھ نہ روکے خواہ وہ سیر ہو جائے جب تک
دوسرے لوگ فارغ نہ ہو جائیں۔"

"اگر اسے مجبوری ہو تو عذر پیش کر دے تاکہ دوسروں کو شرمندگی نہ ہو
کیونکہ وہ بھی کھانے سے ہاتھ روک لیں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ انہیں ابھی کھانے
کی حاجت ہو" (ابن ماجہ)

خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ تھا۔

"جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کے ساتھ کھانا کھاتے تو سب کے
بعد کھانے سے ہاتھ روکتے" (مشکوٰۃ شریف)

زیادہ نہ کھاؤ

۱۔ خورد و نوش کے ضمن میں اللہ جل شانہ کا واضح حکم یہ ہے کہ کھانے پینے میں
"اسراف" (فضول خرچی) نہ کی جائے۔ جیسا کہ فرمایا۔

"کھاؤ، پیو اور اسراف نہ کرو۔ بے شک اللہ فضول خرچی کرنے والوں
کو دوست نہیں رکھتا۔" (سورۃ الاعراف ۷: ۳۱)

کھانے پینے میں اسراف یہی نہیں کہ انسان ضرورت سے زیادہ کھائے
اور بیماریوں کا شکار ہو جائے بلکہ اسراف یہ بھی ہے۔ کہ غلط یا غیر مفید اشیاء
کھائے پیئے اور بیمار پڑے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بہت زیادہ کھانے سے اللہ کی پناہ مانگو" (الکامل لابن عدی)

اسی طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"بھوک سے زیادہ کھانے والوں کو اللہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے" (مُسند دیلمی)

پھر فرمایا

"جو شخص دُنیا میں زیادہ کھائے گا۔ آخرت میں اُتنا ہی زیادہ بھوکا رہے گا" (ابن ماجہ)

کھانے میں عیب نہ نکالو:

۱۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں۔

"رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اللہ کا درود وسلام ہو، وہ کھانے میں عیب نہ نکالتے تھے۔ اگر اچھا لگا تو تناول فرما لیتے ورنہ (خاموشی سے) چھوڑ دیتے تھے"۔

۲۔ حضرت ابوھریرہؓ کی دوسری روایت ہے۔

"حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ خواہش ہوتی تو تناول فرما لیتے۔ رغبت نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے تھے" (بخاری ومسلم)

مہمان نوازی۔

اسلام میں مہمان نوازی کے بہت درجے اور فضائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کو اپنی رحمت کا ذریعہ بتایا ہے

۱۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "تم میں بہترین شخص وہ ہے جو دوسروں کو کھانا کھلاتا ہے" (مُستدرک حاکم)

۲۔ "جس شخص نے اپنے بھائی (مہمان) کو اس قدر کھانا کھلایا کہ اس کا پیٹ بھر گیا اور اتنا پلایا کہ وہ سیر ہو گیا (اسے خوشخبری ہو) کہ اللہ نے اسے آگ سے اس قدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُور کر دیا جس قدر ساتوں خندقوں کے درمیان فاصلہ ہو۔ اور ہر خندق کے درمیان پانچ صد سال کی رفتار کا فاصلہ ہو" (الطبرانی)

۳۔ جس شخص نے اپنے بھائی کو اس کی مرغوب شئے سے خوش کیا۔ اللہ اس کے نامۂ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے ہزار گناہ مٹا دے گا۔ اور ہزاروں درجے اس کے مراتب بلند کر دے گا اور اسے جنتوں سے کھانا کھلائے گا۔

تکلّف نہ کرو

۱۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں۔

"حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تکلف سے منع فرمایا (شمائل ترمذی)

۲۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

"حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جو کچھ اپنے پاس نہ ہو اس کے لیے مہمان کی خاطر تکلّف نہ کیا کریں۔ بلکہ جو کچھ موجود ہو اس کے سامنے پیش کر دیا کریں۔"

حدیث کی کتاب الطبرانی میں بھی یہی مضمون دو ایک لفظوں کی تبدیلی کے ساتھ منقول ہے

کھانے کے بعد کیا کریں؟

کھانا کھا لینے کے بعد حضرت رسولِ برحق صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے یہ چار امور خاص طور پر یاد رکھنے ضروری ہیں۔

۱۔ انگلیاں چاٹنا۔

رزق اللہ کریم کا انعام ہے۔ اور بہت بڑا انعام ہے، انعام جتنا بڑا ہو اُس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احترام بھی اتنا ہی زیادہ واجب ہوتا ہے۔ ارشادِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

الف "روٹی کا ادب و احترام کرو۔ کیونکہ اللہ کریم نے اسے آسمان کی برکات سے اتارا ہے تم روٹی سے اپنے ہاتھ نہ صاف کرو" ــــــــــ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کھانے کے بعد تین بار اپنی انگلیاں چاٹتے تھے (مستدرک حاکم)

ب۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ رومال سے اس وقت تک صاف نہ کرے جب تک اپنی انگلیاں چاٹ کر صاف نہ کرلے۔ اسے کیا معلوم کس کھانے میں کس قدر برکت ہے۔"

اس مضمون کی ایک دوسری روایت بخاری و مسلم میں موجود ہے۔

۲۔ ہاتھ دھونا

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ کریم اس کے گھر میں بھلائی کے اندر اضافہ فرمادے۔ اُسے چاہیئے جب غذا سامنے آئے اس وقت بھی اور جب (کھانے سے فارغ ہوکر) دسترخوان اٹھایا جائے اس وقت بھی ہاتھ منہ دھولیا کرے۔" (قزوینی)

۳۔ کلّی کرنا

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا تو پانی منگوا کر کُلّی کی اور فرمایا۔ "اس میں چکناہٹ ہوتی ہے" (اس لیے منہ صاف کرنے کے لیے کُلّی کرلینی چاہیئے)

۴۔ چہل قدمی اور آرام

رات کا کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر چہل قدمی کیجیے اور دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام کرنے کے لیے قیلولہ کیجیے جیسا کہ حضور علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا تَغَدَّ تَمَدَّ تَعَشَّ تَمَشَّ "دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر آرام کیا کرو۔ اور رات کا کھانا کھانے کے بعد کچھ چہل قدمی کر لیا کرو" نیز کھانے کے فوراً بعد کوئی سخت جسمانی یا دماغی محنت کا کام نہ کیجیے۔

۵۔ کھانے کے بعد کی دعا

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے بعد ہمیشہ دعا کرتے تھے۔ احادیث میں بہت سی دعائیں منقول ہیں۔ ان میں سے چند آپ بھی یاد کر لیں اور اپنا معمول بنا لیں۔

(الف) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانے پینے کو دیا۔ اور ہمیں مسلمان بنایا"

(ب) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا

۶۔ میزبان کے لیے دعا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی دوسرے کے گھر کھانا تناول فرماتے تو میزبان کے لیے یوں دعا فرماتے۔

(الف) اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ "اے اللہ! جس شخص نے ہمیں کھلایا تو اسے کھانے کو دے اور جس نے ہمیں پلایا تو اسے پینے کو عطا فرما"

(ب) اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ "اے اللہ! انہیں برکت دے اس رزق میں جو انہوں نے ہمیں دیا۔ ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

کھانے کے آداب

- جائز غذائیں وہ ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال اور طیب قرار دیا ہو۔
- ناجائز غذائیں وہ ہیں جنہیں شریعت نے حرام قرار دے دیا ہے۔
- ناپسندیدہ غذائیں وہ ہیں جو بے کار یا تکلیف دہ ہوں۔
- کھانے سے قبل ہاتھ منہ دھونا، اللہ کے نام سے ابتدا کرنا، دائیں ہاتھ سے کھانا اور اپنے سامنے سے کھانا سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
- کھانا کھاتے وقت ٹیک لگانا، کھانے میں جلدی کرنا، زیادہ گرم گرم کھانا، پھونک مار مار کر کھانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔
- مسنون یہ ہے کہ اکٹھے کھانا کھائیں، اگر دوسرے ابھی کھا رہے ہوں تو ان کی خاطر دسترخوان سے نہ اٹھیں کچھ گر جائے تو صاف کر کے کھالیں۔
- زیادہ کھانا، یا کھانے میں عیب نکالنا کسی بندہ کے شایان نہیں۔
- مہمان نوازی انبیائے کرام کی سنّت ہے لیکن تکلّفات ضروری نہیں۔
- کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا، ہاتھ دھونا، کُلّی کرنا، کپڑے تولیہ وغیرہ سے صاف کرنا اور دعا کرنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۵

پینے کے آداب

پانی اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت ہے اور انسانی زندگی کی سب سے بڑی ضرورت ہے، پانی سب ہی پیتے ہیں کہ اس کے بغیر زندگی ممکن نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ پانی پینے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ انسان پانی کیسے پیئے؟ برتن کیسا ہو؟ اور پانی کیسا ہو؟ ان تمام سوالوں کے جواب انشاء اللہ اس سبق میں آپ کو ملیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ مشروب۔

پانی ہو یا کوئی اور پینے والی شئے، جائز ہونے کے علاوہ اس کا پاک ہونا، اور اس کے برتن کا پاک ہونا بنیادی شرط ہے۔ مشروبات میں سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو کونسا اور کیسا مشروب پسند تھا؟ اس کے باب میں چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت صہیبؓ اپنے دادا کی زبانی روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یاد رکھو! دنیا اور آخرت میں مشروبات کا سردار پانی ہے" (مستدرک حاکم)

۲۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ پسندیدہ مشروب ٹھنڈا اور میٹھا پانی تھا" (مستدرک حاکم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعی ٹھنڈے پانی سے فطری طور پر جگر کو ٹھنڈک پہنچتی ہے۔ دل حد درجہ راحت محسوس کرتا ہے اور زبان پر بے ساختہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ آجاتا ہے۔

پینے کا انداز

ہوس کے مارے انسان غٹ غٹ کر کے پانی حلق میں انڈیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے نہ پیاس بجھتی ہے، نہ دل کو راحت پہنچتی ہے۔ گلے میں پھندا جدا الگ جاتا ہے جس سے زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ پانی پینے کے سلسلہ میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایات یہ ہیں۔

۱۔ اللہ کا نام لے کر یعنی بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کر پانی پیجیے۔

۲۔ پانی تھوڑا تھوڑا چسکی لے کر پئیں۔

۳۔ جانوروں کی طرح پانی میں منہ ڈال کر نہ پئیں۔

۴۔ تین گھونٹ کر کے پانی پئیں، جانوروں کی طرح ایک سانس میں پانی نہ چڑھا جائیں۔

چنانچہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(الف) "جب تم میں سے کوئی پانی پینا چاہے تو وہ چسکی لے کر پیئے اور جانوروں کی طرح پانی میں منہ ڈال کر نہ پیئے کہ یہ دردِ جگر (کا باعث) ہے۔" (بیہقی، زاد المعاد)

(ب) "اونٹ کی طرح غٹ غٹ کر کے ایک گھونٹ سے نہ پیو، بلکہ دو تین گھونٹ کر کے پیو، جب پینے لگو تو اللہ کا نام لے کر پیو۔ پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کیا کرو۔"

(ج) خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا طریقہ یہی تھا جیسا کہ آپ کے قریبی عزیز صحابی حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ نوش فرماتے تو برتن سے تین گھونٹ لیتے۔ ہر گھونٹ پہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ زبان سے کہتے) اور آخر میں شکرِ الٰہی بجا لاتے۔"

پانی بیٹھ کر پینا۔

کھڑے ہو کر کھانا پینا دورِ حاضر کا فیشن ہے لیکن یہ مغربی فیشن اچھا نہیں۔ اچھا طریقہ وہ ہے جو دو جہان کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اُن کی نگاہوں میں اچھا ہے کیونکہ ان کا کوئی عمل اور کوئی حکم، حکمت اور فائدہ سے خالی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

"حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی ممانعت فرما دی کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر کچھ پیئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابی حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر کچھ نہ پیئے۔ اگر بھول چوک سے ایسا ہو جائے تو قے کر دے" (مسلم شریف)

یہ شرط اس غلط عمل سے پرہیز اختیار کرنے کے لیے ہے۔

"حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم آبِ زم زم کھڑے ہو کر پیتے" حضرت عبداللہ رض بن عباس رض نے اس روایت کے ساتھ اس عمل کی وجہ بھی بیان کر دی ہے اور وہ ہے زم زم پر لوگوں کا ہجوم اور اژدھام۔ چنانچہ آبِ زم زم قبلہ رُو ہو کر اور کھڑے ہو کر پینا سنتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی میں پھونک نہ مارو

ہم ابھی اوپر ایک حدیث نقل کر چکے ہیں کہ "جانوروں کی طرح پانی میں منہ ڈال کر پانی نہ پیا جائے" کہ اس میں بڑی خرابیاں ہیں۔ اس ضمن میں ایک دوسرا ارشاد ملاحظہ ہو۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ پانی میں سانس لیا جائے یا اس میں پھونک ماری جائے۔" (مستدرک حاکم)

اس ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مزید وضاحت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دوسرے صحابی حضرت ابوہریرہؓ کی اس روایت سے ہوتی ہے۔

"جب تم میں سے کوئی برتن میں پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔ سانس لینا ہو تو برتن منہ سے ہٹا کر سانس لے۔" (مستدرک حاکم)

دائیں ہاتھ سے پانی پیو

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے کھانے، پینے اور لباس پہننے کے لیے دایاں ہاتھ استعمال کرتے تھے۔ ان کے سوا دوسرے کاموں کے لیے بائیں ہاتھ سے کام لیتے تھے" (سنن ابی داؤد)

یہ بیان ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی رفیقۂ و دمساز، اور امت کی ماں، حضرت حفصہ رضی کا۔ آپ خلیفۂ ثانی حضرت فاروق اعظم رض کی بیٹی تھیں (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) انھوں نے ہم جیسے امتیوں کے لیے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں کس اہتمام سے محفوظ کر دیں۔ ورنہ مسلمان بھی دوسرے نبیوں کی امتوں کی طرح اپنے نبی کی ہدایتوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محروم رہ جانے۔

تقسیم دائیں سمت سے۔

اگر مجلس میں مشروب تقسیم کرنا ہو تو اس کی ابتدا دائیں سمت سے کرنا سنتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اس میں کسی کی رعایت کا سوال نہیں۔ دورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں بچہ بچہ اس اصول سے واقف تھا۔ ایک بار آپ کے لیے پینے کی کوئی شے لائی گئی۔ آپ کے بائیں جانب چند بزرگ صحابہ تشریف فرما تھے۔ دائیں جانب ایک لڑکا بیٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ مشروب ان بزرگوں کو دوں۔ اس نے عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی عنایت سے جو چیز میری قسمت میں آئے کسی اور کے لیے اس کا ایثار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ اس کو دے دیا (مسلم)

اس ضمن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے اَلْاَیْمَنُ وَالْاَیْمَنُ (دائیں طرف والا زیادہ حق دار ہے)

تقسیم کرنے والے کے لیے ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

"دوسروں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیے گا"۔ (مسلم)

سونے چاندی کے برتن

۱۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

"حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم و دیباج کے کپڑے پہننے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا"۔ اس کے ساتھ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ سونے چاندی کے برتن اُن (کافروں) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ غٹ غٹ کر کے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے ان ارشادات نبوی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر حرف بحرف عمل کیا اور دو جہان کی سعادتیں پائیں۔ ابن سیرینؒ بیان کرتے ہیں۔

"میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مجوسیوں کی ایک جماعت کے درمیان تھا۔ سونے کے برتن میں حلوہ لایا گیا۔ حضرت انسؓ نے تناول نہ فرمایا۔ لانے والے سے کہہ دیا گیا کہ اسے تبدیل کر دو۔ چنانچہ جب برتن تبدیل کر کے لایا گیا تو آپ نے کھایا۔" (بیہقی، مشکوٰۃ)

پانی کے شکستہ پیالے اور مشکیزے

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں۔

"حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا کہ مشک یا مشکیزے سے منہ لگا کر پانی پیا جائے" (بخاری ومسلم)

ذرا غور کیجیے اس چھوٹے سے حکم میں کتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ مشک کو منہ لگانے سے اس کا سارا پانی متأثر ہو گا۔ بھری مشک سے اگر پانی پیا جائے گا تو کچھ پانی ضرور گرے گا اور ضائع ہو گا۔ ایک طرف سکون اور اطمینان سے پانی پینا دوبھر ہو گا دوسری جانب خدشہ رہے گا کہ زمین پر پانی گرنے سے چھینٹیں نہ اڑیں اور کپڑے خراب نہ ہو جائیں۔ یہ ڈر بھی ہے کہ مشک کے اندر سے کوئی کیڑا کوڑا پانی کے ساتھ پیٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتا چلا جائے۔

۲۔ سنن ابوداؤد کی روایت ہے۔

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے شکستہ حصہ کی طرف سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے۔" (زاد المعاد جلد سوم)

اسی ذیل میں مشکوٰۃ شریف کی روایت ان الفاظ میں ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مشکیزوں کے منہ توڑے جائیں اور انہیں منہ لگا کر پانی پیا جائے (ریاض الصالحین)

خبردار پانی ضائع نہ کرنا

پانی اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اسے کسی طور ضائع کرنا روا نہیں۔ اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس بات کا حساب لیا جائے گا وہ یہ ہو گی کہ اللہ رب العزت اس کی صحت اور ٹھنڈے پانی کے بارے میں اس سے سوال کرے گا۔"

(مستدرک حاکم)

مشروب پینے کے بعد

۱۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

"پانی پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کیا کرو۔"

۲۔ اس سلسلہ میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کیا تھا؟ اس کا جواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ابن عباسؓ کی زبانی سنیے!

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ نوش فرماتے تو بر تن سے تین گھونٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیتے ہر گھونٹ پر اللہ کریم کی حمد کرتے اور آخر میں شکرِ الٰہی بجا لاتے "۔

۳ - اب ہم وہ دعا نقل کرتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی نوش کرنے کے بعد کیا کرتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنی رحمت سے پانی کو میٹھا اور خوشگوار بنایا اور ہماری خطاؤں کی پاداش میں اسے کھارا اور نمکین نہیں کر دیا" (طبرانی)

اللہ اللہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حضور کس قدر اپنی سپاس گزاری کا اظہار فرمایا ہے۔ سچ ہے پانی میٹھا اور خوشگوار ہے تو محض فضلِ خداوندی سے ہے، کسی بندہ کی ایسی کون سی نیکی ہے کہ یہ نعمت اس کا نتیجہ ہو۔ اگر پانی نمکین اور کھارا ہو جائے تو یہ خطاکاروں کی خطاؤں کی پاداش ہے۔ ورنہ وہ رحیم و کریم تو اپنے بندوں پر ان کے ماں باپ سے زیادہ مشفق و مہربان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

پانی پینے کے آداب

- پانی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے حضور ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ ٹھنڈے پانی اور میٹھے مشروب کو پسند فرماتے تھے۔ پانی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروبات کا سردار فرمایا ہے۔
- پانی ضائع کرنا گناہ ہے روزِ حشر جن امور کے بارہ میں سب سے پہلے پرسش ہو گی ان میں پانی سرِ فہرست ہو گا۔
- پانی دائیں ہاتھ سے برتن پکڑ کر اور بیٹھ کر پینا چاہیئے۔
- بسم اللہ پڑھ کر چسکی لے کر تین گھونٹ کر کے پینا سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ، غٹ غٹ کر کے یکبارگی منہ میں پانی انڈیلنا ممنوع ہے۔
- پانی میں پھونک مارنا یا پانی میں سانس لینا درست نہیں۔
- بھرے مشکیزہ کو منہ لگاتے یا برتن کے شکستہ حصہ کی جانب سے پانی پینے کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔
- پانی وغیرہ چاندی کے برتن میں پینا مسلمان کے شایان نہیں۔
- پانی پینے کے بعد اللہ کریم کا شکر ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔
- دو جہان کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرماتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۶

عیادت (تیمار داری) کے آداب

عیادت خدمتِ خلق کا ایک نہایت اہم حصّہ ہے۔ یہ محض ایک معاشرتی مصلحت یا اجتماعی زندگی کی ضرورت ہی نہیں بلکہ عبادت کا جزو ہے اسلامی نظامِ اخلاق میں تیمار داری کو بڑی حیثیت حاصل ہے۔ ایک طرف اس سے غم خواری اور باہمی تعاون کے جذبہ کو تقویت حاصل ہوتی ہے دوسری طرف اللہ بزرگ و برتر کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

اس سبق میں آپ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات پڑھیں گے جو عیادت کے متعلق احادیث کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ ان سے اپنے علم و عمل میں برکت حاصل کیجیے۔

عیادت کے لیے حکمِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔" (بخاری)

۲۔ حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں۔

"ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مریض کی عیادت کرنے کا حکم دیا ہے" (متفق علیہ)

۳۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائے ان میں سرفہرست ہیں "سلام کا جواب دینا اور مریض کی عیادت کرنا۔ (بخاری مسلم)

بندہ کی عیادت اللہ کی عیادت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ نے (ان پر اللہ کا درود و سلام ہو) اللہ قیامت کے دن فرمائے گا۔

"اے آدم کے بیٹے! میں بیمار پڑا تو نے میری عیادت نہ کی"

بندہ عرض کرے گا۔ اے پروردگار! آپ ساری کائنات کے رب ہیں، بھلا میں آپ کی عیادت کیسے کرتا!

اللہ تعالیٰ فرمائے گا "تجھے علم تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے۔ مگر تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا" (مسلم) یعنی بندہ کی عیادت کرکے تو میری رضا اور رحمت کا مستحق ہو جاتا اور تجھے میرا قرب حاصل ہو جاتا۔

غیروں کی عیادت

ابھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ عیادت ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ غیروں کی عیادت نیکی سے خارج ہے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پرائے سب کی عیادت فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ایک یہودی لڑکا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک بار وہ بیمار پڑ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ اس کے سرہانے بیٹھے اور اسے اسلام کی دعوت دی۔ لڑکا اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگا۔ باپ نے بیٹے سے کہا بیٹے! ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لے چنانچہ لڑکا مسلمان ہو گیا۔ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے "شکر ہے اس اللہ کا جس نے اس لڑکے کو جہنم کی آگ سے بچا لیا۔" (بخاری)

۲۔ ہاں جو لوگ کھلے بدکار اور اللہ کے نافرمان ہوں اُن کی عیادت لازم نہیں۔"

حضرت عمر فاروق کے بیٹے عبداللہ (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں "شراب پینے والے جب بیمار پڑیں تو ان کی عیادت کے لیے دجاؤ۔"

عیادت کا اجروثواب

اس بارے میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشاد منقول ہیں یہاں چند ایک کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "جب کوئی مسلمان کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو جب تک وہ واپس نہیں آتا جنّت کی کھڑکی میں رہتا ہے۔" (مسلم مشکوٰۃ)

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"جس نے وضو کیا، اور خوب وضو کیا، اور اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی وہ جہنم سے ستّر خریف دور ہو گیا۔" (سنن ابوداؤد)

۳۔ اب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی ایک اور ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) نوٹ کیجیے۔

"ایسا کوئی شخص نہیں جو شام کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کو نکلے اور ستّر ہزار فرشتے اس کے ساتھ نہ چلیں۔ اور صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت نہ کریں اور اس کے لیے جنّت کا ایک ٹکڑا مخصوص نہ ہو جائے۔"

"اور جو شخص صبح کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اس کے ساتھ بھی (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں اور شام تک آتے تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں پھلوں اور میوؤں کا باغ (خریف) مخصوص ہو جاتا ہے" (سنن ابو داؤد)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اس سے ملاقات کے لیے جاتا ہے تو پکارنے والا (فرشتہ) آسمان سے پکارتا ہے تم اچھے رہے تمہارا چلنا اچھا رہا تم نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنا لیا" (ترمذی)

عیادت کا طریقہ ــــ بے تکلفی

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مریض کی مزاج پرسی یوں کرو کہ اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھو اور اس سے دریافت کرو، مزاج کیسا ہے؟ (ترمذی)

اسی بات کو ایک دوسرے صحابی یوں بیان کرتے ہیں:

"مریض کی تیمارداری کا طریقہ یہ ہے کہ تم اپنا ہاتھ بیمار پر رکھو اور اس سے دریافت کرو، آپ کی صبح کیسی گذری ہے شام کیسی گذری ہے؟" (ترمذی شریف)

گویا مریض کی تیمارداری کا مقصد محض رسماً آ جانا اور رسم پورا کرنا نہیں بلکہ مریض کو سکون و راحت پہنچانا اصل مدعا ہے۔ اور ایک بیمار اسی کا بھوکا ہوتا ہے۔

عیادت ــــ مریض سے خوش طبعی

اس ذیل میں چند ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ کیجیے۔ فرماتے ہیں
"جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اچھی باتیں کرو۔"

ایک دوسری حدیث یوں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اس کی درازی عمر کی بات کرو گر اس سے کچھ نہیں ہوتا لیکن مریض کا دل اس سے ضرور خوش ہوتا ہے" (ترمذی، ابن ماجہ)
رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا معمول بھی اسی طرح تھا جب کسی بیمار کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو اس سے فرماتے لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی "کوئی فکر کی بات نہیں اللہ نے چاہا پاکیزگی وسلامتی ہے" (بخاری)

عیادت کا ایک نمونہ

حضرت سعدؓ کی بیٹی عائشہ اپنے والد کی عیادت کی طویل حکایت اپنے والد ماجد کی زبانی یوں بیان کرتی ہیں (ان کے بیان کا آخری حصہ آپ بھی پڑھیے) ـــــــ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر رکھا، میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، پھر یوں دعا فرمائی "اے اللہ! سعد کو شفا عنایت فرما، اس کی ہجرت کو مکمل فرما دے"

عائشہ اپنے والد کی بات اس جملہ پر ختم کرتی ہیں "اس کے بعد سے آج تک جب بھی خیال آتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے جگر پر محسوس کرتا ہوں" (الادب المفرد)

عیادت کے اوقات

عیادت داخل عبادت ہے اور بڑے اجر وثواب کی بات ہے۔ اس سے مقصود مریض کو راحت پہنچانا ہے نہ کہ اس کے لیے بوجھ اور اس کے اہل خانہ کے لیے بار خاطر بننا چنانچہ نبض شناس فطرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

۱۔ اجر وثواب کے اعتبار سے افضل عیادت یہ ہے کہ مریض کے پاس تھوڑی دیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھہر جائے۔" (الفتح الکبیر)

۲۔ "مریض کی عیادت کی خاطر مریض کے پاس جانے والا دیر تک اس کے پاس نہ بیٹھے۔ کیونکہ مریض کے پاس دیر تک ٹھہرنا پسندیدہ بات نہیں۔" (الفتح الکبیر)

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

"اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی عیادت تین دن کے بعد فرمایا کرتے تھے۔" (سنن ابن ماجہ۔ المعجم الاوسط طبرانی)

ہو سکتا ہے کہ یہ روایت کسی خاص مریض کے بارے میں ہو یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کے انتہائی مصروف ایام کا تذکرہ ہو لیکن اس قدر ضرور واضح ہے کہ آپ مریض یا اس کے تیمارداروں کے لیے بوجھ نہیں بنتے تھے جب کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود سب کے لیے سراپا رحمت تھا۔

مریض سے درخواست دعا

لوگ بیماری کو ایک مصیبت اور وبال خیال کرتے تھے۔ اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید کی۔ آپ نے بیماری کو اللہ کے قرب اور رضا کا ذریعہ بنایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو احادیث پر غور کیجیے۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"مریض کی عیادت کرو اور اس سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے حق میں اللہ کریم سے دعا کرے۔ کیونکہ مریض کی دعا بلاشبہ مقبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (الترغیب والترہیب)

۲۔ خلیفۂ ثانی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرو کہ اس کی دعا فرشتوں کے مانند ہوتی ہے"۔ (سنن ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رقت انگیز عیادت

حضرت فاروق اعظمؓ کے بیٹے عبداللہ (اللہ ان دونوں سے راضی ہو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عیادت کا ایک دلگداز منظر بیان کرتے ہیں۔

"صحابی رسول حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ صحابہ میں سے عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن وقاص اور عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہم) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سعد بن عبادہؓ کے پاس پہنچے تو انہیں غشی کی حالت میں پایا۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا یہ فوت ہو گئے ہیں؟ جواب دیا گیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں، انہیں اس حال میں دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر گریہ طاری ہو گیا۔"

حاضرین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا تو وہ بھی چشم پرنم ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ "کیا تم نہیں سنتے! اللہ جل شانہ آنکھوں کے آنسوؤں پر اور دل کے غم پر کوئی سزا نہیں دیتا (زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) البتہ اس سے نکلے ہوئے الفاظ پر عذاب دیتا ہے یا اس سے نکلے ہوئے کلمات خیر پر رحم فرماتا ہے (بخاری، مسلم)

عیادت کی مسنون دعائیں۔

عیادت کے ضمن میں مریض کے لیے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد دعائیں منقول ہیں، چند ایک ترجمہ سمیت ہم نقل کرتے ہیں۔ انہیں یاد کر لیجئے اور پڑھا کیجئے دوچند ثواب ہو گا ایک دعا کرنے کا، دوسرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا۔ اللہ کریم قبول فرما لے تو مریض کا بھلا اس کے سوا ہو گا۔

۱۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کسی مریض کی عیادت کو جاتے یا کوئی مریض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا جاتا تو آپ یوں دعا فرماتے۔

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

"اے پروردگار مردم! اس کی تکلیف کو دور کر دے اسے شفا بخش دے کہ تو شفا بخشنے والا ہے۔ تیرے سوا کسی کے پاس شفا نہیں۔ شفا بھی ایسی کہ بیماری کا نام ونشان باقی نہ رہے"۔ (بخاری)

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ان کے چچا زاد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔

"جب کوئی شخص مریض کی عیادت کو جائے تو سات بار یوں کہے

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ

"میں درخواست کرتا ہوں عظمتوں والے اور عرش عظیم کے مالک اللہ پاک سے کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمائے"۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "اگر اس کی موت نہیں آگئی ہے تو اس دعا سے اُسے صحت وعافیت حاصل ہو جائے گی (سنن ابی داؤد، ترمذی، مستدرک حاکم)

۳۔ مریض کو مخاطب کر کے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ "کوئی فکر کی بات نہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے چاہا پاکیزگی اور سلامتی ہے۔" (بخاری)

تلقین وقتِ آخر

دنیا میں ہر آنے والے کو ایک دن آخر جانا ہے اور موت کا مزہ چکھنا ہے۔ یہ آخری وقت بڑا ہی مشکل اور صبر آزما ہوگا۔ سامنے موت کی وادی کی دشوار گذار راہ ہوگی۔ اپنے اعمال آنکھوں کے سامنے ہوں گے۔ اور عزیزوں کی جدائی ان سب پر مستزاد ہوگی۔ سوال یہ ہے اس وقت کیا کریں؟

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اپنے مرنے والوں کو جان کنی کے وقت لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کیا کرو۔" (مسلم)

۲۔ اس ارشادِ مبارک کی تائید میں ایک دوسرے صحابی حضرت معاذ رضی اللہ کی یہ حدیث نوٹ کیجیے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

"جس کی زندگی کا آخری کلام ہو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وہ جنت میں داخل ہوگیا" (سنن ابی داؤد و مستدرک حاکم)

چنانچہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب تیمار دار محسوس کریں کہ مریض کا آخری وقت آگیا ہے وہ پاس بیٹھے بلند آواز سے خود کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیں تاکہ مریض از خود اُن کے ساتھ ہم نوا ہو جائے۔ یہ نہیں کہ خود چپ رہیں یا رونا دھونا شروع کر دیں اور مریض سے کہیں تم کلمہ پڑھو۔ کیا پتہ اس کو زبان ہلانے کی سکت بھی ہے یا نہیں۔ اس کے حواس بجا ہیں کہ نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا ذہن ہی مختل ہو چکا ہو اور وہ کچھ سے کچھ کہہ جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وقتِ رحلت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وقتِ رحلت کیسے گزرا؟ اس کی کیفیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی سنیے کہ رحلت کے وقت وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں۔

اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں:

"رحلت کا وقت آیا تو میں نے دیکھا آپ کے پاس ایک پیالہ تھا۔ اس میں پانی تھا آپ اپنا دستِ مبارک پانی میں ڈالتے اور پانی اپنے مبارک چہرہ پر ملتے اور کہتے جاتے۔ اے اللہ! موت کی سختیوں اور موت کی شدائد پر میری مدد فرما۔" (ترمذی)

اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی یہ روایت بھی پڑھیے۔ فرماتی ہیں۔

وقتِ رحلت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا جب کہ وہ مجھے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی" اے اللہ! میری مغفرت فرما۔ مجھ پر رحم کر مجھے رفیقِ اعلیٰ سے ملا دے" (بخاری و مسلم)

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

- مریض کی عیادت سنّتِ نبوی ہے۔ اس کے بارے میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات موجود ہیں۔
- عیادت ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنوں کی تو اپنی غیروں کی بھی عیادت فرمائی ہے۔
- اللہ رب العزت نے بندوں کی عیادت کو اپنی عیادت فرما کر اس کی اہمیت واضح فرمائی ہے۔
- عیادت کا اجر دوسری نافلہ عبادتوں سے کہیں زیادہ ہے؛ تاہم عیادت کے لیے تھوڑی دیر مریض کے پاس بیٹھنا چاہیے۔
- مریض کے ساتھ گفتگو بے تکلفی سے کی جائے۔ خوش مزاجی سے اس کی حوصلہ مندی عیادت کا بہترین طریقہ ہے۔
- مریض سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرنا، اور مریض کی صحت کے لیے اللہ کریم کے حضور دعا کرنا عیادت کا حصّہ ہے۔
- عیادت کی دعائیں آپ بھی یاد کر لیجیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۷

لباس کے آداب

لباس ایک ایسی ضرورت ہے جس سے کسی ذی شعور انسان کو مفر ممکن نہیں۔ کوئی انسان کسی مذہب و ملت کا ہو، کسی ملک و قوم سے تعلق رکھتا ہو، لباس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ اور بات ہے کہ ہوش و حواس گم کر بیٹھے اور اسے نہ تن بدن کا ہوش رہے نہ کپڑوں کا۔

لباس کے مقاصد

انسان لباس کیوں پہنتا ہے؟ اس کے تین مقاصد ہیں:

۱۔ ستر پوشی ـــــ جسے شریعت کی زبان میں "ستر عورت" کہا جاتا ہے۔

۲۔ موسمی اثرات سے جسم کا بچاؤ اور حفاظت۔

۳۔ زیب و زینت۔

اسلام نے سب سے بہتر "لباس تقویٰ" قرار دیا ہے یعنی پرہیزگاری کا لباس ایسا لباس جو شرم و حیا کا محافظ ہو، پردہ کے مقامات کو چھپانے والا اور اخلاقی قدروں کی حفاظت کرنے والا ہو۔

اسلام ایک عالمگیر اور آفاقی مذہب ہے وہ کسی ایک ملک و قوم کے لیے نہیں بلکہ تمام اقوام عالم کے لیے آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے لباس کی کوئی خاص وضع مقرر نہیں کی کہ صرف کسی خاص طرز کا کرتا پہنا جائے اور تہمد باندھی جائے جسم پر کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص قسم کا چوغہ ہو اور سر پر کسی خاص انداز کی پگڑی ہو اور وہی اسلامی لباس کہلائے اور باقی سب غیر اسلامی ہوں ——— نہیں ایسا نہیں۔ اسلام نے لباس کی واضح حدود مقرر کی ہیں۔ وضع اور طرز نہیں بجز مردوں اور عورتوں کے لباس میں فرق رکھا ہے۔

لباس ستر پوش ہو

جیسا کہ ہم نے "لباس کے مقاصد" کے زیر عنوان تحریر کیا ہے۔ لباس کا اولین مقصد یہ ہے کہ وہ ستر پوشی کرتا ہو یعنی پردہ کے مقامات کو چھپاتا ہو۔ اور شریعت کے تقاضے پورے کرتا ہو۔

۱۔ ارشاد الٰہی ہے:

"اے اولاد آدم! ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا کیا ہے (جو) تمہارے پردہ والے (اعضائے) بدن کو چھپاتا ہے اور (موجب) زینت بھی ہے اور تقوے کا لباس اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ آیاتِ الٰہی ہیں سے ہے تاکہ لوگ یاد رکھیں"۔ (الاعراف ۷ : ۲۶)

۲۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے روکا ہے کہ "چادر اس طرح لپیٹ کر اوڑھی جائے کہ نماز کے لیے ہاتھ نہ نکل سکیں یا (تہمد پوش آدمی) یوں اکڑوں بیٹھے کہ اس کا ستر عریاں ہو جائے" (ترمذی کتاب اللباس)

۳۔ ایک بار حضرت عبدالرحمٰنؓ کی بیٹی حفصہؓ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں حفصہؓ باریک اوڑھنی میں تھیں۔ حضرت صدیقہ رض نے اسے چاک کر دیا اور موٹی اوڑھنی پہنائی۔ (موطا امام مالکؒ)

www.KitaboSunnat.com

لباس جسم کے لیے زینت ہو

اسلام بلاشبہ عریاں لباس اور فخر و غرور والی پوشاک کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن زیبائش و آرائش کے خلاف نہیں۔

۱۔ ارشادِ خداوندی ہے:

"اے اولادِ آدم! ہر نماز کے وقت اپنی آرائش کر لیا کرو۔"

(سورۃ الاعراف ۷: ۳۱)

نماز صبح سے رات تک پانچ مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ گویا سارا دن آرائش سے رہنا اسلام کا منشا ہے۔

۲۔ ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خستہ حالت میں آئے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس مال متاع ہے؟ اس نے جواب دیا۔ ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بکریاں، اونٹ، گھوڑے اور غلام دیئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ نے تمہیں مال دیا ہے تو اس مال اور اللہ کی نعمت کے آثار تم پر ظاہر ہوتے چاہئیں" (سنن ابو داؤد)

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ سفر ایک خادم کو پھٹے ہوئے لباس میں دیکھا تو ایک ساتھی سے دریافت فرمایا۔ "کیا اس کے پاس اور لباس نہیں ہے؟" عرض کیا کہ ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خادم کو ارشاد فرمایا کہ اچھے کپڑے پہنو۔"

(موطا امام مالک ؒ)

زینت سے مراد بناؤ سنگھار نہیں، بلکہ مقصد یہ ہے کہ ایسا صاف ستھرا لباس ہو جو انسان پر سجے اور بدن کو زیب دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لباس سادہ اور ضرورت کے مطابق

۱۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی

"جس شخص نے وسعت کے باوجود محض خاکساری اور عاجزی کی غرض سے لباس میں سادگی اختیار کی۔ اللہ اُس کو شرافت اور بزرگی کے لباس سے آراستہ فرمائے گا۔" (سُنن ابی داؤد)

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا

"لباس میں سادگی ایمان کی علامتوں میں سے ہے۔" (سُنن ابو داؤد)

۳۔ "جس شخص نے استطاعت کے باوجود محض تواضع اور خاکساری کے خیال سے کوئی (متکبرانہ) لباس چھوڑا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سب کے سامنے بلاکر اختیار دے گا کہ ایمان کا جو لباس چاہیئے چن لے۔" (ریاض الصالحین)

جب نیا لباس پہنیں۔

۱۔ سنتِ نبوی علیہ السلام ہے کہ نیا لباس زیبِ تن کرو تو خوشی کا اظہار کرو کہ اللہ نے اپنے فضل وکرم سے عنایت فرمایا۔ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح اظہارِ مسرت کرتے اور یہ دعا فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَمِنْ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

"الٰہی! تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ لباس پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی کا طالب ہوں اور میں اس کے شر سے اور اس کی بناوٹ کے بُرے پہلو سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

حدیثِ نبوی۔ روایت ابو سعید خدری رض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا روایت فرمائی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ــــــ "حمد و سپاس اللہ کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑے پہنائے۔ جن سے میں اپنی ستر پوشی کرتا ہوں اور جو میری اس زندگی میں حسن و جمال کا ذریعہ بھی ہے"

اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص نیا لباس پہنتے وقت یہ دعا پڑھے گا اللہ بزرگ و برتر اس کو زندگی میں بھی اور بعد مرگ بھی اپنی حفاظت میں رکھے گا" (ترمذی)

لباس پہنتے وقت

۱۔ سیدھی جانب سے آغاز کریں۔ مثلاً قمیص ہو تو دائیں آستین پہلے پہنیں۔ پاجامہ ہو تو دائیں پائنچے سے ابتدا کریں۔ جوتا ہو تو پہلے دائیں پاؤں میں ڈالیں ــــــ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دایاں جوتا پاؤں میں پہلے ڈالتے اور اتارتے وقت پہلے بایاں جوتا اتارتے تھے۔

۲۔ کپڑے ہوں یا جوتا وغیرہ پہننے سے قبل اس کا جھاڑ لینا مستحسن ہے۔ کیا پتہ اس میں کوئی موذی کیڑا چھپا ہوا ہو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ جب موزہ پہننے کا ارادہ کرے تو اس کو جھاڑ لیا کرے۔" (طبرانی)

مردوں کا لباس

(الف) سفید کپڑے

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی سفید لباس پسند فرماتے تھے (صحیح البخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسروں کے لیے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد ہے۔ جیسا کہ فرمایا

۱۔ "سفید کپڑے پہنا کرو کہ یہ بہترین لباس ہے۔ سفید کپڑا ہی زندگی میں پہننا چاہیئے۔ اور سفید کپڑے میں ہی مردہ کو دفن کرنا چاہیئے" (ترمذی)

۲۔ ایک دوسرے موقع پر فرمایا "سفید کپڑے پہنا کرو کہ سفید کپڑا زیادہ صاف ستھرا رہتا ہے اور سفید کفن ہی مُردہ کو دیا کرو" (ترمذی) مَردوں کو خاص طور پر سُرخ رنگ کے کپڑے پہننے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

(ب) ریشمی لباس کی ممانعت۔

۱۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"ریشمی لباس نہ پہنو کہ دنیا میں جو شخص ریشمی لباس پہنے گا وہ آخرت میں اس کو نہ پہن سکے گا۔" (بخاری و مسلم)

۲۔ دومۃ الجندل کے حاکم اکیدر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشمی کپڑا بطور تحفہ بھیجا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا "اس ریشمی کپڑے کو پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنا کر فاطماؤں میں تقسیم کردو" (مسلم)

یاد رہے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقارب میں تین فاطمہ تھیں اوّل فاطمۃ الزھرا رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی حضرت علی رضہ کی زوجہ محترمہ دوسرے حضرت علی رضہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد جن کی قبر جنت البقیع کی دیوار سے متصل ہے۔ تیسرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عم محترم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی فاطمہ بنت حمزہ (اللہ ان سب سے راضی ہو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج) عورتوں کا لباس اختیار نہ کریں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس مرد پر لعنت ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنے اور اس عورت پر بھی لعنت ہے جو مردوں جیسا لباس اختیار کرے۔" (سنن ابوداؤد)

لعنت کے معنی ہیں اللہ کی رحمت سے دور ہو جانا (العیاذ باللہ) جس کے نتیجہ میں انسان فوائد سے محروم ہو جاتا ہے اور نقصانات کی زد میں آجاتا ہے۔

د) ٹخنوں سے اونچا پاجامہ

۱۔ مردوں کو اپنا پاجامہ، پتلون اور تہبند وغیرہ لازمی طور پر ٹخنوں سے اوپر رکھنا چاہیئے۔ ایک مرتبہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ روزِ حشر نہ بات کرے گا، نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا، نہ ان کو پاک صاف کر کے جنت میں داخل کرے گا۔ بلکہ ان کو انتہائی دردناک عذاب دے گا ___ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ناکام اور نامراد لوگ کون ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تین نام گنوائے ان میں پہلا یہ تھا: "وہ شخص جو غرور اور تکبر سے اپنا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے" (مسلم)

۲۔ اس ضمن میں حضرت عُبید بن خالد رضی اللہ عنہ اپنا نہایت عبرت انگیز واقعہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

"میں ایک دن مدینہ منورہ میں جا رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے یہ آواز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھنی " اپنا تہبند اوپر اٹھا لو ۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ اس سے کپڑا نجاست سے محفوظ رہتا ہے ۔ اور انسان خود فخر و غرور سے بچا رہتا ہے " میں نے گردن پھیر کر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کیا " یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ایک معمولی سی چادر ہے ۔ اس میں غرور و تکبر کیا ہو سکتا ہے ؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " کیا تمہارے لیے میری اتباع ضروری نہیں ؟

میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سنے تو فوراً میری نگاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تہبند پر پڑی دیکھا کہ آپ کی تہبند نصف پنڈلی تک اونچی ہے

۳ ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کس قدر لرزہ خیز ہے ۔

" مومن کا تہبند آدھی پنڈلی تک ہونا چاہیئے ۔ اس سے نیچے ٹخنوں تک ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں لیکن ٹخنوں سے نیچے جس قدر لٹکے گا وہ آگ میں جلے گا اور جو شخص غرور و گھمنڈ میں اپنے کپڑے کو ٹخنے سے نیچے لٹکائے گا قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھے گا " (سنن ابود اؤد)

عورتوں کا لباس

(الف) لباس باریک نہ پہنیں ۔

عورتیں ایسا باریک لباس نہ پہنیں جس میں بدن جھلکے نہ ایسا چست لباس پہنیں جس سے بدن کی ساخت اور زیادہ نمایاں اور پرکشش ہو جائے ۔

۱ ۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ کا ارشاد ہے ۔

" وہ عورتیں جہنمی ہیں جو کپڑے پہن کر بھی ننگی رہتی ہیں ۔ دوسروں کو رجھاتی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اور خود دوسروں پر جھکتی ہیں، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ناز سے ٹیڑھے ہوتے ہیں یہ نہ خود جنت میں جائیں گی اور نہ جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے آتی ہے۔ (ریاض الصالحین)

۲۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ایک بار باریک کپڑے پہنے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا اور فرمایا۔

"اسماء! جب عورت جوان ہو جائے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ منہ اور ہاتھ کے علاوہ اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر آئے۔"

ب۔ مردوں جیسا لباس اختیار نہ کریں۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کا لباس پہنے اور اس عورت پر لعنت فرمائی جو مردوں جیسا لباس پہنے۔" (سنن ابوداؤد)

۲۔ ایک مرتبہ کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا کہ فلاں عورت مردوں جیسے جوتے پہنتی ہے تو آپ نے فرمایا۔ "اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں جیسا رنگ ڈھنگ اختیار کریں" (بخاری)

۳۔ سنن ابوداؤد میں مذکورہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بھی قابلِ عبرت ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مرد بننے کی کوشش کریں" ——— ہماری مستورات کو اپنے موجودہ لباس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص توجہ دینی چاہیے جس میں ستر کم ہے اور بگاڑ زیادہ

ج) دوپٹہ اوڑھنے کا انداز

خواتین دوپٹہ اوڑھنے کا اہتمام کریں اور اس طرح دوپٹہ اوڑھیں کہ اپنا سر اور سینہ چھپائیں

ارشادِ خداوندی ہے۔

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۔ "اور اپنے سینوں پر اپنے دوپٹے ڈالے رہیں" (سورۃ النور ۲۴ : ۳۱)

"ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ "جب یہ حکم نازل ہوا تو عورتوں نے باریک کپڑے چھوڑ کر موٹے کپڑے چھانٹے اور ان باریک کپڑوں کے دوپٹے بنا لیے۔" (سنن ابوداؤد)

دوسروں کی بھی فکر کرو۔

حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

۱۔ "جو شخص کسی مسلمان کو کپڑے پہنا کر اس کی تن پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت کا سبز لباس پہنا کر اس کی تن پوشی فرمائے گا۔" (سنن ابوداؤد)

۲۔ "ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو کپڑے پہنائے تو جب تک اس کے بدن پر کپڑے رہیں گے اللہ کپڑے پہنانے والے کی حفاظت فرمائے گا۔" (ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

لباس کے آداب

- لباس کے تین مقصد ہیں ان میں سر فہرست اور اولین ستر پوشی ہے، دوسرے جسم کا تحفظ اور تیسرے درجہ پر زینت ہے اگر کوئی زیب و زینت ہی لباس کا مقصد بنا بیٹھے تو اس کی حیثیت معلوم ہے۔
- لباس میں سادگی بڑی خوبی ہے
- لباس پہنتے وقت دائیں جانب سے آغاز کرنا، پہننے سے پہلے کپڑے اور جوتے جھاڑ لینا اور اللہ کی حمد و ثنا کے ساتھ نئے کپڑے پہننا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
- مردوں کے لیے سفید لباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد پسند ہے۔ ریشمی لباس، عورتوں جیسا لباس اور ٹخنوں سے نیچا پاجامہ یا تہبند وغیرہ ہرگز پسند نہیں۔
- عورتوں پر لازم ہے کہ ایسے باریک کپڑے نہ پہنیں کہ لباس کے باوجود جسم عریاں نظر آئے نیز ان پر لازم ہے کہ لباس میں مردوں کی وضع اختیار نہ کریں۔ اور دوپٹے سے سر اور سینہ چھپائیں۔
- ناداروں کی ستر پوشی کا اہتمام بڑے اجر کا موجب ہوگا۔ اس طرف خاص توجہ دیجیے۔

07816

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۸

نشست و برخاست کے آداب

اٹھنا بیٹھنا اور چلنا پھرنا گو انفرادی عمل ہیں لیکن ان ذاتی اعمال کا تعلق اجتماعی زندگی سے بھی ہے۔ یہاں اپنے ہر عمل کو اسی زاویہ نگاہ سے دیکھنا چاہیئے اور اسی احساس کے ساتھ مصروف عمل ہونا چاہیئے۔

نشست و برخاست کے آداب ہمارے اس سبق کا موضوع ہیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں ان کا تعین کیجیے کہ ان کے مطابق زندگی بسر کرنا ہی مقصود حیات ہے۔

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست کا انداز

ایک صحابیہ حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

"میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اکڑوں بیٹھے دیکھا، اس طرح کہ دونوں زانو کھڑے تھے اور مبارک ہاتھوں سے پنڈلیوں کے گرد حلقہ بنایا ہوا تھا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس انکسار کے ساتھ اور عاجزانہ انداز میں دیکھا تو آپ کی ہیبت و جلال سے کانپ اٹھی۔" (سنن ابوداؤد۔ شمائل ترمذی)

غور کیجیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز کس قدر سادہ اور پر آرام دہ تھا۔ ایک طرف اس سے بندہ کی عاجزی کا کامل اظہار ہوتا ہے۔ دوسری طرف اس قدر باوقار کہ صحابیہ کانپ اٹھیں۔ واقعی اصل وقار سادگی میں ہے۔ غرور اور تکبر تصوف نہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے کے لیے بیٹھنے کا انداز۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانے کے لیے بیٹھنے کا انداز کیا تھا؟ یہ روایات ملاحظہ کیجیے۔ یہ روایات ہم نے سبق نمبر ۴ "کھانے کے آداب" میں بھی تحریر کی ہیں یہاں مکرر نقل کر رہے ہیں۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے لیے دو زانو ہو کر بیٹھتے اور اپنے مبارک قدموں کی پشت پر بیٹھتے۔ اکثر دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بائیں قدم پر بیٹھتے۔ یہ بیان کرنے کے بعد راوی حدیث خود اس کی توجیہ یوں کرتے ہیں "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انداز نشست اپنے خدائے بزرگ و برتر کے حضور تواضع کے اظہار اور کھانے کے ادب و احترام کے باعث تھا۔"

۲۔ ایک دوسرے صحابیؓ روایت کرتے ہیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا ہوں۔" (بخاری، ابوداؤد، نسائی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر کیوں نہیں کھاتے تھے؟ اس کا جواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی سنیے۔ آپ فرماتی ہیں:

"میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ "اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ آپ تکیہ لگا کر کھانا نوش کیجیے"۔ یہ سن کر آپؐ نے اپنا مبارک سر زمین کی طرف جھکا لیا اور فرمایا میں تو ایک بندہ ہوں مجھے ایسے ہی بیٹھنا زیب دیتا ہے جیسے ایک بندہ بیٹھتا ہے۔ میں ایسے ہی کھانا کھاؤں گا جیسے ایک بندہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا زیب دیتا ہے" (احکام النبوۃ)

چلنے پھرنے کا انداز

اللہ رب العزت نے اپنے آخری کلام میں فرمایا ہے۔

۱۔ "رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی (عاجزی و انکساری) سے چلتے ہیں۔ اور جب اُن سے بے سمجھ لوگ بات کرنے لگیں تو کہیں صاحب سلامت"

(سورۃ الفرقان ۲۵ : ۶۳)

۲۔ "اور لوگوں کے سامنے اپنے گال نہ پھلا اور زمین پر اتراتا ہوا نہ چل، بے شک اللہ تو اِترانے والا، بڑائیاں کرنے والا نہیں بھاتا اور چال میں درمیانہ روش اختیار کر۔"

(سورہ لقمان ۳۱ : ۱۸ اور ۱۹)

خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کا انداز یہ تھا کہ چلتے ہوئے نگاہ نیچی رکھتے، قدم آہستہ آہستہ لیکن یوں جما کر رکھتے جیسے کوئی بلندی سے اُترائی کی سمت محتاط طریقہ سے اُتر رہا ہو۔

لیٹنے کا صحیح انداز

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرمایا اللہ کے رسول نے (ان پر اللہ کا درود و سلام ہو)

"جب تم میں سے کوئی فجر کی دو سنتیں پڑھ لے تو دائیں کروٹ لیٹ جائے۔" (سنن ابوداؤد)

خود حضور ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز بھی یہی تھا۔ (بخاری شریف)

یہ حدیث اگرچہ فجر کی سنتوں کے بعد چند منٹ آرام کرنے کے سلسلہ میں ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مستقل دستور مبارک یہی تھا۔ کہ آپ ہمیشہ دائیں کروٹ لیٹتے۔ دایاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ سر کے نیچے تکیہ کے ہوتا اور رخ قبلہ کی سمت ہوتا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت اپنا ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے ______ رخ مبارک سوتے ہوئے بھی کعبہ کی سمت رہتا۔

فرمایا جب تم اپنے بستر پر آرام لینے کے لیے آؤ تو پہلے وضو کرو جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہو پھر دائیں کروٹ لیٹ جاؤ (بخاری)

یوں نہ لیٹیے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی یعیش غفاری رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے سبق سیکھیے وہ اپنے والد ماجد کی زبانی بیان کرتے ہیں۔

"میں ایک دن مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا یعنی اوندھے منہ۔ اچانک کسی نے مجھے اپنے پیر کے ساتھ ہلایا پھر کہا: "اللہ تعالیٰ اس طرح لیٹنے کو پسند نہیں کرتا"۔ ...... اب جو میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

اوندھے منہ لیٹنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں طبی نقطہ نظر سے بھی یہ انداز بے حد نقصان دہ ہے۔ یوں لیٹنے سے معدہ، اعضائے تناسل اور دل پر ہی نہیں بلکہ انسان کی مجموعی صحت پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔

رات آرام کے لیے ہے۔

۱۔ ارشادِ الٰہی ہے

"اور اللہ ہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ اور نیند کو راحت و سکون بنایا اور دن کو جی اٹھنے کا وقت بنایا۔" (سورۃ الفرقان ۲۵ : ۴۸)

۲۔ آخری پارہ کی آیت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور ہم نے نیند کو تمہارے لیے سکون و آرام کا ذریعہ، رات کو پردہ پوش اور دن کو روزی کی دوڑ دھوپ کا وقت بنایا۔" (سورۃ النبا ۷۸: ۹تا۱۱)

۳۔ اسی طرح ارشادِ خداوندی ہے۔

"کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات بنائی کہ یہ اس میں آرام کریں۔ دن کو روشن بنایا کہ اس میں دوڑ دھوپ کریں۔" (سورۃ النمل ۲۷: ۸۶)

عشاء سے قبل سونا ٹھیک نہیں

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

(الف) "حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پسند نہ فرماتے تھے عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا پسند نہ کرتے تھے۔" ۔۔۔۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد صرف دو آدمی کے لیے جاگا جا سکتا ہے یا اس نمازی کے لیے ضرورت کی باتیں کرنے کے لیے۔

(ب) صبح کو سونا نحوست ہے۔

رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صبح کو سونا رزق میں رکاوٹ کا سبب بنتا ہے۔" (الجامع الصغیر)

دوپہر کھانے کے بعد قیلولہ

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ "رات کی تنہائی میں یا دوپہر کی خاطر دن میں قیلولہ کر لیا کرو۔"

بعد عصر سونا کیسا ہے؟

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی اس کا جواب سنیے فرماتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو شخص عصر کے بعد سویا، اس نے اپنی عقل کو کُند کر لیا لہٰذا وہ اپنی مَت ماری جانے پر اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے" (الجامع الصغیر)

وجہ ظاہر ہے کہ یہ وقت کام کرنے کا ہے آرام کرنے اور سونے کا نہیں۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر

اللہ کے رسول پر اللہ کا درود و سلام ہو، اُن کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے ریشے بھرے ہوئے تھے" (شمائل ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری زوجۂ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے دریافت کیا، آپ کے ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا "ایک بوریا تھا جسے دوہرا کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بچھا دیتے تھے۔ ایک دفعہ مجھے خیال آیا اگر اسے چار تہہ کر کے بچھا دیا جائے تو ذرا نرم ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے چار تہہ کر کے بچھا دیا۔ صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ رات میرے نیچے کیا چیز بچھائی تھی؟ میں نے عرض کیا وہی بوریئے کا بستر تھا۔ البتہ رات اسے چوہرا کر دیا تھا کہ کچھ نرم ہو جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں اس کو دوہرا ہی رہنے دو۔ رات بستر کی نرمی تہجد کے لیے اٹھنے میں رکاوٹ بنی۔" (شمائل ترمذی)

ایک اور دوسری روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

ایک انصاری خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر دیکھا تو اپنے گھر جا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُون بھر کر ایک ملائم بستر تیار کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھیجی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے ؟ میں نے عرض کیا فلاں انصاری خاتون آئی تھیں انہوں نے آپؐ کا بستر دیکھا تو یہ تیار کر کے آپ کے لیے بھیجا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" نہیں اُن کو واپس کر دو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ فرماتی ہیں کہ مجھے یہ بستر بہت ہی اچھا لگتا تھا واپس کرنے کو دل نہ چاہتا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر اصرار فرمایا کہ مجھے واپس ہی کرنا پڑا (شمائل ترمذی)

۴ - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی زبانی بھی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کا حال سُن لیجیے ـــــ فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار چٹائی پر آرام کر رہے تھے چٹائی پر لیٹنے سے آپ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشان پڑ گئے۔ یہ حال دیکھ کر مجھے رونا آگیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں رو رہے ہو؟

میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! قیصر و کسریٰ تو ریشم اور مخمل کے گدوں پر سوئیں اور آپ چٹائی پر۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یہ رونے کی بات نہیں ان کے لیے دنیا ہے اور ہمارے لیے آخرت ہے "

بسترِ خواب پر جانے سے قبل

(الف) گھر کے دروازے بند کر لو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جب شام ہو جائے تو چھوٹے بچوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو ـــــ اور بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کر لو " (حصن حصین)

www.KitaboSunnat.com

(ب) آگ بجھا دو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آگ تمہاری دشمن ہے جب سویا کرو تو آگ بجھا دیا کرو۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ جلتی نہ چھوڑا کرو۔" (بخاری و مسلم)

(ج) بستر جھاڑ لیا کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص رات میں بستر سے اُٹھے اور پھر بستر پر جائے تو تین بار اسے جھاڑ دے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے بستر پر کیا چیز گئی ہے۔" (ترمذی)

(د) وضو کر لیا کرو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ "جب تم اپنے بستر پر آؤ تو پہلے وضو کر لیا کرو جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہو۔" (بخاری)

سونے سے قبل کی دعائیں۔

۱۔ ایک صحابی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو دائیں کروٹ لیٹتے اور یوں دعا فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَمَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ " اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کیا اور میں نے اپنا رُخ تیری طرف کیا، اور میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور میں نے اپنی پشت سے تیرا سہارا لیا، تجھ ہی سے امید ہے اور تجھ ہی سے خوف ہے۔ تیرے سوا نہ کسی سے پناہ ہے نہ نجات ہے میں ایمان لایا تیری نازل کردہ کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا"

۲۔ ایک دوسرے صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا بھی روایت کی ہے۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا " اے اللہ! میں تیرے نام سے مرتا اور حیات پاتا ہوں"

نیند سے بیدار ہو کر

(الف) پہلے ہاتھ دھو لو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کریم پر درود ہو۔ انھوں نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو جب تک تین بار ہاتھ نہ دھولے ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے اُسے کیا پتہ کہ سوتے میں اس کا ہاتھ کہاں کہاں گیا ہے" (شمائل ترمذی)

(ب) نیند سے بیدار ہو کر دعا۔۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہو کر یہ دعا فرماتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ " تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے نیند کی عارضی موت کے بعد ہمیں زندگی بخشی اور اُسی کی طرف ہمیں اُٹھ کر جانا ہے"

(بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

نشست و برخاست کے آداب

- حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز نشست نہایت سادہ اور عاجزانہ تھا لیکن اس میں اس قدر وقار تھا کہ دیکھنے والے پر ایک ہیبت طاری ہو جاتی۔
- کھانے کے لیے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو ہو کر بیٹھتے لیکن دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے۔ تکیہ لگا کر ہرگز نہ کھاتے کہ یہ کھانے کے احترام اور اللہ رب العزت کی عظمت کے منافی ہے۔
- چلتے ہوئے بھی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہیں نیچی رہتیں اور قدم آہستہ مگر جمے ہوئے ہوتے۔
- حضور [illegible] اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ لیٹتے۔ ہاتھ سر کے نیچے رہتا اور دست مبارک سوتے [illegible]
- سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک چمڑے کا تھا یا پھر [illegible] کا [illegible] کمر کے نیچے ہوتی جس کے نشان جسم پر پڑ جاتے ــــــ یہ سب کچھ اختیاری تھا کہ سادگی کا عملی نمونہ پیش کرنا تھا۔
- اللہ کے [illegible] اللہ علیہ وسلم نے سونے کے اوقات، آداب اور دعائیں سب کچھ بتا دیا ہے ــــــ اب ان پر عمل کرنا ہمارا کام ہے۔ اسی میں دو جہان کی کامیابی اور فلاح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۹

ملاقات اور گفتگو کے آداب

ملاقات کے وقت مسکراتے چہرے سے استقبال کرنا ایمان کی علامت ہے اور سلام میں خود پہل کرنا اجر و ثواب کا موجب ہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کامل سلامتی اور اجتماعی امن کا پیغام ہے۔ جواب میں "وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ" کے ساتھ "وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کا اضافہ مزید رحمت و برکت کی دعا ہے۔ اجازت لے کر گھر میں داخل ہونا اسلامی آداب کا ایک حصہ ہے۔ احباب اور اعزہ کے گھر تحفہ لے کر جانا محبت میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔

گفتگو میں نرمی، آواز میں اعتدال، کلام میں صداقت اور بحث میں حکمت و موعظت مومن کی شان ہے۔ کسی کے ساتھ الجھنے سے گریز، طعنہ زنی، چغل خوری اور سنی سنائی بات آگے پھیلا دینے سے احتراز اسلامی احکام کا حصہ ہے۔

دروازہ پہ اجازت اور سلام

ارشاد خداوندی ہے:

"اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا کسی گھر میں داخل نہ ہو جب تک اہل خانہ سے اجازت نہ لے لو اور ان کو سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ تاکہ تم نصیحت پکڑو" (سورۃ النور ۲۴: ۲۷)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم نہیں اپنے گھر میں کوئی کس حال میں ہے۔ مستورات کے سر و سینہ پر کپڑا ہے کہ نہیں لہذا پہلے اجازت لے لو، اور سلام کرو، پھر اندر داخل ہو۔

اگر اجازت نہ ملے

۱۔ "اگر گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو جب تک اجازت نہ ملے داخل نہ ہو اور اگر (اندر سے) کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو تم لوٹ جایا کرو۔ اس میں تمہارے لیے پاکیزگی ہے۔" (سورۃ النور ۲۷، ۲۸)

۲۔ فرمایا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین مرتبہ سلام کرے اور اندر آنے کی اجازت مانگے۔ اگر تین بار سلام کرنے کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو بخوشی واپس ہو جائے اور دل میں کوئی میل نہ لائے۔

۳۔ حکم الٰہی اور ہدایات نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعمیل میں صحابہ کرامؓ کا عمل کیا تھا بغور پڑھیے اور اپنے طرز عمل کا جائزہ لیجیے۔

صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) ایک دوسرے کے گھر جاتے تو راستہ میں دعا کرتے جاتے کاش اجازت نہ ملے اور ہم واپس لوٹتے ہوئے اپنے دل کو ٹٹولیں کہ کوئی ملال تو نہیں۔ اللہ اللہ! وہ نیک بندے کس قدر با عظمت تھے کہ ذرا ذرا سی بات میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی من و عن اتباع کو ہی اپنے لیے معراج کمال سمجھتے تھے۔

اگر غیر سکونتی مکان ہو

"تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ان گھروں (مقامات) میں داخل ہو جو اقامتی نہیں ہیں (اور) ان میں تمہارا مال (متاع) ہو۔ اللہ کو علم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو" (سورۃ النور ۲۴: ۲۹)

غیر اقامتی مکانات سے مراد ایسے مقام ہیں۔ جہاں کسی کی رہائش نہ ہو مثلاً دکان، مسجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرسہ یا مجلسِ عام کی جگہ خصوصاً ایسا مقام جہاں تمہارا اپنا سامان رکھا ہو۔

شوہر کی سفر سے واپسی

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ شوہر جب طویل سفر سے واپس آئے تو پہلے گھر اطلاع دے دے اور رات کے وقت گھر آنے کے بجائے دن کی روشنی میں گھر آئے .... کیا پتہ کہ اہل خانہ کس حال میں ہیں۔ آمد کی اطلاع ہو جائے گی تو وہ تیاری کر لیں گے

سلام، مصافحہ اور معانقہ

"سلام کے آداب" کے عنوان سے ایک مستقل سبق آپ پڑھ چکے ہیں۔ اسے ایک بار پھر دیکھ لیجیے۔ خلاصہ یہ کہ

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کہنا سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہ سلامتی اور امن کا عالمگیر پیغام ہے۔ اس کا جواب وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ واجب ہے۔ گویا جواب نہ دینا گناہ ہے۔ اس پر وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کا اضافہ کرنا مزید رحمت و برکت کی دعا ہے۔

سلام کے بعد مصافحہ کرنا دوستی، اخوت اور یگانگت و اتحاد کی علامت ہے۔ مصافحہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ایک کے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا دوسرے کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ سے پیوست ہو جائے۔ اور چاروں انگلیاں ہتھیلی سمیت دوسرے کی ہتھیلی سے مل جائیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ "جب دو مومن ملتے ہیں اور سلام کے بعد مصافحہ کرنے کے لیے ایک دوسرے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے سوکھے پتے" (طبرانی)

ملاقات اور تحفے تحائف

احباب اور عزیز و اقارب کا آپس میں تحفے تحائف کا تبادلہ تعلقات کی مزید استواری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا موجب ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

"تَهَادُوا تَحَابُّوا" "ایک دوسرے کو تحفے تحائف بھیجو، اس سے باہم محبت بڑھے گی۔"

شکریہ ادا کرنا نہ بھولیے

اگر آپ کے ساتھ کوئی شخص نیکی کرتا ہے، یا کچھ پیش کرتا ہے تو شکریہ ادا کرنا نہ بھولیے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

جَزَاكَ اللهُ اور جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا یا جَزَاكَ اللهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ" "اللہ آپ کو اس کا اچھا بدلہ دے۔"

غور کیجیے فقط لفظ "شکریہ" اور انگریزی "تھینک یو" کے مقابلہ میں کس قدر بامعنی انداز ہے۔ شکریہ کے جواب میں انگریزی میں کہتے ہیں "شکریہ کی ضرورت نہیں۔" اس کا ذکر ہی نہ کیجیے۔ بہتر طریقہ ہے "عَفَا اللهُ لَكَ اور عَفَا اللهُ" "اللہ معاف فرمائے"

انداز گفتگو ------ نرم کلامی

گفتگو میں نرمی اور شیریں بیانی ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا۔ اس کی ایک مثال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی سنیے فرماتی ہیں:

"ایک شخص نے حاضر خدمت ہونے کی اجازت مانگی۔ آپ نے اجازت دے دی۔" فرمایا یہ قوم کا برا بھائی ہے (اچھا آدمی نہیں) جب وہ اندر آیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی نرمی کے ساتھ اس سے بات چیت کی۔ (حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں) میں نے عرض کی پہلے تو آپ نے اسے کہا جو کچھ کہا (یعنی اچھا بیان نہ کیا) پھر گفتگو نرم فرمائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ عائشہ! انسانوں میں برا وہ ہے جس کے شر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے محفوظ رہنے کے لیے لوگ کوشاں رہیں (بخاری)

ہر بات پوری احتیاط سے کیجیے

ضرورت کے مطابق اور کام کی بات کیجیے۔ کامل احتیاط اور اس احساس ذمہ داری کے ساتھ درست بات کیجیے کہ کوئی بات علیم و خبیر اللہ سے پوشیدہ نہیں۔ ہر بات فرشتے نوٹ کرتے ہیں۔ ارشادِ الٰہی ہے:

"کوئی بات انسان کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگران (فرشتہ) اس کو ریکارڈ کرنے کے لیے مستعد ہوتا ہے" (سورہ ق ۵۰ : ۱۸)

آواز درمیانہ ہو۔

نہ اس قدر آہستہ بولیے کہ مخاطب سُن ہی نہ سکے، نہ اس قدر بلند کہ کانوں کو گراں گزرے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

"چلو درمیانی رفتار میں، اور آواز نیچی رکھو۔ بلاشبہ سب سے کریہہ آواز گدھے کی ہے"۔ (سورہ لقمان ۳۱ : ۱۹)

گفتگو کا بنیادی اصول۔

گفتگو کا بنیادی اصول اللہ رب العزت نے یہ بتایا ہے۔

(الف) قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا "لوگوں سے اچھے انداز میں بات کرو (البقرہ ۲ : ۸۳)

(ب) ماں باپ سے دن رات واسطہ رہتا ہے۔ قدرتی طور پر یہاں ہر قسم کے تکلفات بالائے طاق رہتے ہیں، یا ایں ہمہ ارشادِ الٰہی ہے۔

"تم اُن کو اُف (اوہ) تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑکو، اور اُن کے ساتھ ادب سے بات کرو" (سورہ بنی اسرائیل ۱۷ : ۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ پر تعریف کرنا

۱۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ "ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔"

یعنی ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی خوبی دیکھے تو اسے ترچھپائے آئینہ کی طرح اس کا اعتراف اور اظہار کرے اور اگر برائی پائے تو اس کے بتلانے میں بھی ہمت سے کام لے لیکن یہ سب کچھ حکیمانہ اور مشفقانہ ہو اور خیر خواہی کے جذبہ سے ہو۔

۲۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے منہ پر اس کی تعریف کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ کیوں کہ اس سے خوشامد اور چاپلوسی کی بو آتی ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کسی نے اُس کی بہت تعریف کی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری خرابی ہے تونے (یوں اس کے سامنے تعریف کرکے) اس کی گردن مار دی ہے یہ جملہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی بار دہرایا" (بخاری)

گفتگو میں غلط بیانی

جھوٹ کو کسی قوم اور کسی مذہب نے بھی جائز قرار نہیں دیا۔ لیکن افسوس کہ لوگوں نے جھوٹ کے لیے غلط راہیں نکال لیں اور ناجائز کو جائز کر لیا۔ اسلام ان رخنوں کو پوری طرح بند کرتا ہے۔

۱۔ ارشاد الٰہی ہے

"جھوٹے کلام اور جھوٹے بیان سے بچو" (سورۃ الحج ۲۲ : ۳۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"کسی سنی سنائی بات اس کی تحقیق کیے بغیر آگے بیان کر دینا [illegible]

نشانی ہے۔" (الحدیث)

وجہ ظاہر ہے کہ اس سے جھوٹ کے فروغ کی راہیں کھلتی ہیں۔

۳۔ افواہیں بے شمار خرابیوں کو جنم دیتی ہیں ——— اللہ رب العزت نے اس بارے میں واضح طور پر حکم دیا۔

"اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی بدکردار کوئی خبر لے کر پہنچے تو پہلے تحقیق کرو، مبادا تم اس کی افواہ کی تصدیق کیے بغیر نادانی سے کسی قوم کو نقصان پہنچا دو پھر کل کو اپنے کیے پر پچھتاؤ" (سورۃ الحجرات ۴۹: ۶)

بات بات پر قسمیں کھانا

بعض لوگوں کی [illegible] بات بات پر قسمیں کھانے کی [illegible] بات ہے، زیادہ قسمیں وہی [illegible] [illegible] کے قائل نہیں۔

ارشاد الٰہی ہے

"اور بات بات پر زیادہ قسمیں کھانے والے ذلیل آدمی کی [illegible] بھلائی کے کام سے روکنے والے کی، [illegible]"

(سورۃ القلم ۶۸: ۱۰ تا ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناشائستہ و فحش باتیں اور گفتگو

بعض لوگ [illegible] زبان کے چٹخارے یا ذہنی عیاشی کی [illegible] جسے بُرا تصور کیا جاتا ہے۔ [illegible] فحش بات ہے۔ اللہ جل شانہ کو یہ بالکل پسند نہیں [illegible] ناشائستہ اور فحش باتوں کا ذکر برملا کیا جائے۔

ارشاد ربانی ہے:

"کسی بُری بات کا برملا بیان کرنا اللہ کو پسند نہیں سوائے اس کے جس پر ظلم ہوا ہو۔"

(سورۃ النساء ۴ : ۱۴۸)

طنز بھری باتیں

بعض لوگ اپنی شخصیت کو بالا اور دوسروں کو نیچا دکھانے کے لیے گفتگو میں طنز کا پہلو اختیار کر لیتے ہیں۔ طعنے دینا ان کا شیوہ بن جاتا ہے۔ اس سے انہیں تو کچھ حاصل نہیں ہوتا لیکن دوسرے کی عزت اور شخصیت ضرور مجروح ہو جاتی ہے۔ اللہ بزرگ و برتر کو یہ انداز گفتگو ہرگز پسند نہیں۔

قرآن مجید کی ایک مستقل سورۃ کا نام ہی الھمزہ ہے جس کے معنی ہیں "عیب جو" اس سورۃ کی پہلی آیت یہ ہے:

"ہر عیب جو طعنہ زن کے لیے افسوس اور خرابی ہے۔" (سورۃ الھمزۃ ۱۰۴ : ۱)

ایک دوسری جگہ یوں وعید ہے:

"وہ شخص بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوا جو لوگوں کو طعنے دے اور چغل خوری کرتا پھرے۔" (سورۃ القلم [illegible])

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چغل خوری (بدگوئی)

چغل خوری کیا ہے؟ کسی کے پیٹھ پیچھے اسے بُرا کہنا یعنی بُرے کو بُرا کہنا مگر اس کے پس پشت ——— اللہ جل شانہ نے اس بات کو حد درجہ مکروہ اور مذموم قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس سے دوسرے کی بدنامی ہوتی ہے مگر اصلاح کچھ نہیں ہوتی۔ بدمزگی اور جھگڑے مفت کے پیدا ہو جاتے ہیں۔

ارشادِ خداوندی ہے:

"ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے بُرا نہ کہو۔ کیا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے بھائی کا گوشت کھائے اس کے مرے پیچھے؟ سو تم کو اس سے گھن آتی ہے اللہ سے ڈرو۔" (سورۃ الحجرات ۴۹ : ۱۲)

اس موضوع پر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث موجود ہیں۔ بطور مثال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان کردہ ایک واقعہ پڑھیے۔

"اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں سے گزر ہوا۔ آپ نے فرمایا ہے۔ ان پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی بڑی (کفر و شرک کی) بات پر نہیں۔ پہلا وہ ہے جو پیشاب کرتا تھا۔ مگر اس کی چھینٹوں سے پاکی ناپاکی کا پرہیز نہ کرتا تھا۔ دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا تھا۔"

(بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

ملاقات اور گفتگو کے آداب

- خندہ روئی سے دوسروں کا استقبال کرنا، خوش کلامی اور شیریں بیانی سے پیش آنا ملاقات کے آداب کا خلاصہ ہے۔
- کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینا اور سلام کرنا ضروری ہے۔ اجازت نہ ملے تو کسی ملال کے بغیر لوٹ آئے۔
- ملاقات کے وقت اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہنا اور مصافحہ کرنا سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے ایک دوسرے کے ساتھ تحفے تحائف کا تبادلہ محبت اور تعلقات میں اضافہ کا سبب ہوتا ہے۔
- جَزَاكَ اللّٰه کے الفاظ میں شکریہ ادا کرنا اسلامی آداب کا حصہ ہے۔
- گفتگو میں نرمی، آواز میں میانہ روی شائستگی ہے۔
- کسی کے منہ پر اس کی تعریف کرنا، غلط بیانی کرنا، ناشائستہ موضوعات پر گفتگو کرنا، بات بات پر قسمیں کھانا، طنزیہ گفتگو کرنا یا کسی کی برائی اس کی پیٹھ پیچھے کرنا حد درجہ مذموم افعال ہیں۔

اَلْعِيَاذُ بِاللّٰه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱

مجلس کے آداب

باہم مل جل کر رہنا انسانی فطرت کا حصہ ہے۔ اس لیے مجلسی زندگی سے کسی کو مفر نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوصف اگر کوئی شخص مجلس سے بھاگے تو یہ اس کی بڑی محرومی ہو گی۔

مجلس سے وہی لوگ گریز کرتے ہیں جو جھوٹی شرم کے شکار ہوں اور چار آدمیوں کے درمیان بیٹھنے سے کتراتے ہوں یہ دراصل احساس کمتری میں گرفتار ہوتے ہیں اور انہیں خود اعتمادی کے درس کی ضرورت ہوتی ہے کچھ لوگ جھوٹے وقار اور غرور و تکبر کے مارے ہوتے ہیں انہیں اپنی اصل معلوم ہو جائے تو کبھی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں اور آدابِ مجلس کی خلاف ورزی نہ کریں۔ اس سبق کا موضوع یہی آداب ہیں۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسیں اکثر مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہوتیں۔ اپنے پرائے یہیں آ کر ملاقات کرتے۔ دینی تک بیٹھتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اور معیت کا شرف حاصل کرتے۔ باہر سے آنے والے وفود اور ملاقات کے خواہش مند بھی یہیں حاضر ہوتے۔ بیرونی قبائل کے نمائندے اور ملکوں کے سفیر بھی یہیں ملاقات کا شرف حاصل کرتے۔ مسجد نبوی مسلمانوں کی مجلسی زندگی کا مرکز رہی۔ مسلمان دین کی تعلیم یہیں حاصل کرتے۔ یہیں تہذیب و شرافت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہیں بیٹھ کے اپنے تنازعات اور معاملات طے کراتے، مجلس شوریٰ یہیں ہوتی، سماجی تقریبات بھی یہیں منعقد ہوتیں۔ مسجد کا تقدس مجالس کی پاکیزگی کا ضامن ہوتا۔ مسجد سے بے اعتنائی شروع ہوئی تو مجالس کا رنگ بدلنے لگا۔

کیسے پھر سے طرح نو ڈالیں، وہ درخشندہ ماضی کی روشنی میں اپنا حال اور مستقبل تابناک کریں۔

آدابِ مجلس اور آدابِ مسجد

جب مسجد شہری مجلس کا مرکز ٹھہری تو مجلسی آداب بھی رہی ہوئے۔ جو مسجد کے ساتھ مخصوص ہیں۔

۱۔ مجلس پاکیزہ ہو۔ کیونکہ مسجد سراسر پاکیزگی کا مرکز ہے۔ ہزاروں سال قبل جد الانبیاء سیدنا ابراہیم اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل (علیہما السلام) کو اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ "میرے گھر کو پاک رکھنا" (سورۃ البقرہ ۲ : ۱۲۵)

۲۔ حاضرینِ مسجد کا جسم اور لباس پاک ہو کہ یہ نماز کی اولین شرط ہے۔ خوشبو لگا کر مسجد میں حاضر ہونا سنتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

۳۔ لہسن اور پیاز جیسی اشیاء کھا کر مسجد میں آنا مکروہ ہے۔ کیونکہ ان کی بو دوسروں کو ناپسند ہو سکتی ہے۔

۴۔ مسجد میں چھوٹے بڑے اور امیر غریب میں کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ لہٰذا مجلس کے آداب میں بھی یہ امر شامل ہے کہ جس کو جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔ صفیں چیر کر دوسروں سے پھلانگ کر آگے جانے کی کوشش نہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس میں آمد اور سلام

۱۔ ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے

"جب تم کسی مجلس میں پہنچو تو سلام کرو" اور جب وہاں سے رخصت ہونے لگو تو پھر سلام کرو۔ اور یاد رکھو کہ پہلا (آمد کا) سلام دوسرے (رخصتی کے) سلام سے زیادہ اجر کا مستحق نہیں" یعنی آمد اور روانگی کے دونوں سلاموں کو برابر اہمیت دو۔ (ترمذی شریف)

۲۔ مجلس میں جائیں تو پوری مجلس کو سلام کریں۔ مخصوص طور پر کسی کا نام لے کر سلام نہ کیجیے۔ ایک مرتبہ کسی نے غلطی کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔" اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔"قیامت کے قریب لوگ مجلسوں میں لوگوں کو مخصوص کر کے سلام کرنے لگیں گے۔" (الادب المفرد)

گویا مجلس میں آنے والا جملہ اہل مجلس کو سلام کرے اسی طرح مجلس سے رخصت ہونے والا جملہ اہل مجلس کو سلام کرے۔

۳۔ مجلس میں اگر دینی موضوع پر گفتگو جاری ہو، درس ہو رہا ہو، اتنا دیا اہل مجلس پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہوں تو سلام کے بغیر خاموشی سے شریک مجلس ہو جائیں تاکہ مجلس کا نظم درہم برہم نہ ہو۔

مجلس میں سرگوشی منع ہے۔

ارشاد الٰہی ہے:

"کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کانا پھوسی سے منع کیا گیا۔ لیکن وہ پھر وہی کر رہے ہیں جو منع ہو چکا ہے۔ اور ایک دوسرے کے کان میں گناہ کی سرکشی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رسول کی نافرمانی کی باتیں کرتے ہیں" (سورۃ المجادلہ ۵۸ : ۸)

مشروط اجازت

(الف) "اے ایمان والو! جب تم سرگوشی کرو تو گناہ، سرکشی اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی بات نہ کرو۔ بات کرو تو نیکی اور پرہیزگاری کی۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے حضور تمہیں جمع ہونا ہے" (المجادلہ ۵۸ : ۹)

(ب) مجلس میں سرگوشی کیوں منع ہے؟

"یہ جو کانا پھوسی ہے، سو شیطان کا کام ہے، تاکہ اہل ایمان کو دکھ ہو حالانکہ وہ حکم الٰہی کے بغیر اہل ایمان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔" (المجادلہ ۵۸ : ۱۰)

(ج) کانا پھوسی کرنے والوں کی غلط فہمی

"کیا تمہیں نہیں معلوم، جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے اللہ کے علم میں ہے کہیں تین افراد کا مشورہ نہیں ہوتا جہاں وہ چوتھا نہ ہو اور نہ پانچ کی سرگوشی ہوتی ہے کہ وہ ان کا چھٹا نہ ہو۔ وہ اس سے کم ہوں یا زیادہ وہ جہاں کہیں ہوں اللہ اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر قیامت کے دن وہ انہیں بتائے گا جو وہ کرتے رہے۔ اللہ کو ہر بات کا علم ہے" (المجادلہ ۵۸ : ۷)

اچھی مجلس اور بری مجلس

(۱) اچھی مجلس وہ ہے جس میں اللہ و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں ہوں۔ ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے: "جو لوگ ایسی مجلس میں شرکت کرکے اٹھتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا وہ گویا گدھے کی لاش سے اُٹھتے ہیں۔ ان کے حصہ میں حسرت و یاس کے سوا کچھ نہیں۔" (ریاض الصالحین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اچھے ہم نشین اور بُرے ہم نشین کی مثال مُشک فروش اور لوہار کی بھٹی جیسی ہے۔ مُشک فروش کے پاس بیٹھو گے تو تمہیں ضرور فائدہ پہنچے گا۔ خرید و گے یا کم از کم خوشبو سونگھو گے لیکن لوہار کی بھٹی تمہارا گھر یا تمہارے کپڑے جلا دے گی۔ کم از کم اس سے تمہارے دماغ میں بدبو ضرور پہنچے گی۔" (ریاض الصالحین)

۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر شخص کو پہلے دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کر رہا ہے۔"

مجلس اور شاہراہ عام۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ "راستوں پر مجلس نہ لگاؤ۔ اگر مجبوراً ایسا کرنا پڑے تو راستہ چھوڑ کر بیٹھو۔" (بخاری و مسلم)

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "راستوں میں بیٹھنے سے گریز کرو۔"

لوگوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے لیے تو اپنے کاروبار کے لیے راستوں میں بیٹھنا ناگزیر ہے۔" رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر تمہارے لیے راستوں میں بیٹھنا ایسا ہی ضروری ہے تو بیٹھو لیکن راستہ کا حق ضرور ادا کرو۔"

لوگوں نے کہا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ کا حق کیا ہے؟"
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نگاہیں نیچی رکھنا، کسی کو ایذا نہ پہنچانا، سلام کا جواب دینا، نیکیوں کی تلقین کرنا اور برائیوں سے روکنا۔" (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس میں جہاں جگہ ملے۔

۱۔ مجلس میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"کسی کو مجلس سے اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھو۔" (ریاض الصالحین)

صفیں چیر کر بیٹھنا اور لوگوں کے کندھوں یا سروں سے پھلانگ کر آگے جانے کی کوشش کرنا آداب مجلس کے خلاف ہے۔

۲۔ "مجلس کا کوئی شخص اپنی جگہ سے اُٹھ کر جائے تو واپسی پر وہ اپنی جگہ کا حق دار ہوگا۔" (ترمذی شریف)

۳۔ "اگر دو آدمی پہلے سے مجلس میں یکجا بیٹھے ہوں تو اُن کو جدا کر کے درمیان میں آ کر بیٹھ جانا جائز نہیں۔" (ترمذی شریف)

۴۔ ارشاد الٰہی ہے

"اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ کھل کر بیٹھو تو مجلس میں کھل جاؤ۔ اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہو جاؤ۔ اللہ اہل ایمان کے درجات بلند کرے گا۔" (سورۃ المجادلہ ۵۸ : ۱۱)

دوسرے اہلِ مجلس کا خیال

اس ضمن میں حضرت رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات نوٹ کر لیجیے

۱۔ فرمایا "مجلس میں مت تھوکو اگر ضروری ہو تو اپنے کپڑے (رومال) میں تھوک لو۔" (ترمذی شریف)

۲۔ فرمایا "جو شخص مجلس کے درمیان کھڑا ہو جاتا ہے اس پر لعنت ہے۔" (ترمذی شریف)

بعض لوگ جلسوں اور عیدین وغیرہ کے اجتماع میں یہ حرکت کرتے ہیں۔ اس طرح پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس کو بدمزہ اور ماحول کو خراب کرنے کا موجب بن جاتے ہیں۔ اس لیے اس حرکت سے گریز لازم ہے۔

۲۔ "جمائی شیطانی عمل ہے جہاں تک ممکن ہو اُسے روکو۔ ورنہ کم از کم منہ پہ ہاتھ رکھ لو" (مسلم)

مجالس کے راز امانت ہیں

اگر مجلس میں کوئی راز کی بات درمیان میں آئی ہے یا کسی نے اہل مجلس کو اعتماد میں لیتے ہوئے کوئی راز کی بات بتادی ہے، تو اس راز کو امانت سمجھ کر اس کی حفاظت کرنا اہل مجلس پر لازم ہے۔ اس کا افشا کرنا خیانت کے برابر ہوگا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجالس امانت کے ساتھ ہوتی ہیں" (ترمذی)

کسی کے مُنہ پر اُس کی تعریف کرنا

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے منہ پر اُس کی تعریف کرنے کو بڑی شدت سے اور بار بار منع فرمایا ہے۔ "گفتگو کے آداب" والے سبق میں ہم ایک حدیث درج کر چکے ہیں۔ یہاں دوبارہ بطور یاددہانی یہ روایت نقل کرتے ہیں:

"ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اُن کی تعریف کرنے لگا تو ایک صحابی نے تعریف کرنے والے کے منہ پر کنکر پھینکنے شروع کر دیئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔" اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے کہ منہ پر تعریف کرنے والے کے چہرہ پر خاک ڈالو۔" (الصحیح المسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج سیاسی، سماجی بلکہ دینی مجالس میں بھی صدرِ مجلس اور مہمانِ خصوصی کے خیر مقدم اور خیر مقدمی خطبات کا رواج عام ہے۔ اور ان میں جا و بے جا تعریف کے سوا کچھ نہیں ہوتا ———— اس روش پر نظرِ ثانی کرنا ازبس ضروری ہے کسی کے اچھے کام کا اعتراف ہو تو اس کی گنجائش یقیناً ہے لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔

اہلِ مجلس کا تعظیم کے لیے کھڑا ہونا

دو جہان کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ہرگز پسند نہ تھی کہ لوگ ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوں۔ آپ کا ارشاد ہے:

"جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اس کے آنے پر لوگ صورتِ تصویر کھڑے ہو جائیں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے" (ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

مجلس کے آداب

- انسان معاشرتی مخلوق ہے۔ مجلس کے بغیر اس کا گذارہ نہیں۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس مسجد نبوی میں ہوتی تھیں (علیہ الصلوۃ والسلام)
- مجلس کے آداب کو مسجد کے آداب پر قیاس کرنا چاہیے کیونکہ مسجد مسلمانوں کا مرکز ہے۔

ہر آنے والے پر لازم ہے کہ جملہ حاضرین مجلس کو اجتماعی طور پر سلام کرے اور رخصت کے وقت بھی سلام کرکے جائے۔ لیکن خطبہ و درس کے دوران اور پڑھنے پڑھانے کی مجلس میں خاموشی کے ساتھ شریک ہوجائے۔

- مجلس میں دوسروں کو چھوڑ کر باہم کانا پھوسی کرنا روا نہیں
- اچھی مجلس میں شریک ہوں، بری مجلس سے دور رہا کریں۔ سڑکوں کے درمیان مجلس لگا کر نہ بیٹھیں۔
- مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جائیں کسی کو ہٹا کر یا دو افراد کے درمیان نہ بیٹھیں۔
- کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے اہل مجلس کو تکلیف ہو۔
- کسی کے منہ پر اس کی تعریف نہ کریں۔

اور

- مجلس کی باتیں امانت ہیں۔ مجالس کے راز افشا کرنا خیانت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ (۱)

اسلامی آداب کی دُعائیں

اسباق میں آپ نے مختلف مواقع کی مناسبت سے کچھ دعائیں پڑھی ہیں۔ امید ہے وہ آپ نے یاد کر لی ہوں گی تاہم دوبارہ ذہن میں تازہ کرنے کے لیے اسباق کی تمام دعائیں ترجمہ سمیت یکجا نقل کی جا رہی ہیں۔ انھیں پھر سے ترجمہ سمیت ازبر کیجیے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے

پاکیزگی کے لیے دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

اے اللہ! مجھے زیادہ توبہ کرنے والے اور پاک صاف رہنے والوں میں شامل فرما۔

صحت و عافیت کی دعائیں

۱۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا طلب گار ہوں۔

۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تَتْبَعُهٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْکَ وَعَافِیَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا۔

اے اللہ میں تجھ سے صحت کا طالب ہوں ایمان کے ساتھ اور ایمان کا طلب گار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں حسن خلق کے ساتھ اور اس نجاح و کامرانی کا طالب ہوں جس کے بعد کامیابی ہے

اور تجھ سے رحمت، عافیت، مغفرت اور رضوان کا طلب گار ہوں۔"

بیت الخلا جانے سے قبل دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیاطین سے، ان شیاطین سے بھی جو

مذکر ہیں اور ان سے بھی جو مونث ہیں۔"

بیت الخلا سے واپس آکر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

"اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور فرما دی اور مجھے عافیت بخشی"

کھانے کے دوران

اگر کھانے کی ابتدا میں بسم اللہ پڑھنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ

"اللہ کے نام سے، کہ اسی کا نام اس کی ابتدا ہے اور آخر کے نام پر ختم ہوتا ہے۔"

کھانے کے بعد کی دعائیں

کھانے کے بعد ان میں سے کوئی دعا ضرور پڑھیے۔

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

"تمام تعریفیں اور شکر اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانے پینے کو دیا اور ہمیں

مسلمان بنایا۔"

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ایسی تعریفیں جو طیب اور مبارک ہوں اے رب ہم اس سے قطعاً مستغنی نہیں ہیں۔"

میزبان کے حق میں دعائیں

۱۔ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ

"اے اللہ! جس نے ہمیں کھلایا تو اسے کھانے کو دے۔ اور جس نے ہمیں پینے کو دیا تو اسے پینے کو عطا فرما۔"

۲۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

"اے اللہ! انھوں نے ہمیں رزق دیا، اس میں انہیں برکت عطا فرما۔ ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر۔"

پانی پینے کے بعد دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا

"تمام تعریفیں اور شکر اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنی رحمت سے پانی کو میٹھا اور خوش گوار بنایا اور ہمارے خطاؤں کی پاداش میں کھاری اور نمکین نہیں کر دیا۔"

مریض کے لیے دعا

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

"کوئی فکر کی بات نہیں۔ اللہ بزرگ و برتر نے چاہا تو پاکیزگی اور سلامتی ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیادت کی دُعائیں

۱۔ اِذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

"اے پروردگار مردم! اس کی تکلیف کو دُور کر دے اسے شفا بخش دے کہ تو ہی شفا بخشنے والا ہے تیرے سوا کسی کے پاس شفا نہیں شفا بھی ایسی کہ جس کے بعد بیماری کا نام و نشان باقی نہ رہے"

۲۔ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ

"میں درخواست کرتا ہوں عظمتوں والے عرشِ عظیم کے مالک اللہ سے کہ وہ تمہیں شفا عطا فرماوے۔"

نئے کپڑے پہنتے ہوئے دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔

"حمد و سپاس اللہ کے لیے جس نے مجھے کپڑے پہنائے جن سے میں اپنی ستر پوشی کرتا ہوں اور جو میری اس زندگی میں حسن و جمال کا ذریعہ بھی ہے۔"

سونے سے قبل دُعا

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

"اے اللہ! میں تیرے نام سے موت و حیات پاتا ہوں"

نیند سے بیدار ہو کر دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ نمبر (۲)

ہر مسلمان کی بول چال میں

روزمرہ استعمال ہونے والے جملے

پختہ خط سے عربی رسم الخط میں لکھیے اور ترجمہ سمیت یاد کیجیے

آغاز کار:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے

ہمارا سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

تم پر سلامتی ہو

سلام کا جواب:

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ